ایک گناہ ستر گواہ

مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ایک گناہ
سترہ گواہ

مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نام:

ایک گناہ سترہ گواہ

از قلم:

خالد تسنیم المدنی

سنہ اشاعت:
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ
MARCH 2023

صفحات:
111

OUR DESIGNING PARTNER
PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 6

تاثراتِ نظامی 8

تاثراتِ جمیلہ 8

گواہ اور ریکارڈ بنانے کی حکمت 12

حدیث سے سیکھنے والی باتیں: 14

کیمرے کی آنکھ تمہیں دیکھ رہی ہے: 15

خبردار !آپ کو ریکارڈ کیا جارہا ہے(You are being watch):............ 16

1:اللہ رب العالمین 17

اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہوئے نافرمانی سے بچنا چاہئے: 20

سرگوشی بھی ریکارڈ کی جارہی ہے: 22

تنہائی میں گناہ کرنے والے اللہ تعالیٰ سے ڈریں: 23

نظر بچاکر غیر محرم عورتوں کو دیکھنے والوں کے لئے نصیحت: 24

کیا اللہ تعالی کو بھی خبر نہیں ؟ 26

اللہ تعالی دیکھ رہا ہے: 27

آنکھ کی حفاظت کا بہترین علاج: 27
اللہ میرا گواہ ہے: 28
2: رسول اللہ ﷺ 29
تم گواہ ہو جاؤ: 31
امت محمدیہ کی گواہی: 32
زبان کی احتیاط نہ کرنے کا نقصان: 33
نبی کریم ﷺ کی گواہی قطعی و حتمی ہے: 34
3: کراما کاتبین فرشتے 36
محافظ اور نگہبان فرشتے: 37
ہمارے لئے سیکھنے کی چھ باتیں: 38
سرگوشی بھی ریکارڈ کی جارہی ہے: 39
تنہائی میں گناہ کرنے والے اللہ تعالیٰ سے ڈریں: 40
4: انسان بذات خود گواہ 41
رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے متعلق اہم مسئلہ: 45
5: وہ جگہ جہاں گناہ کیا 46
زمین کی خبریں: 47

ہمارے گناہوں کا گواہ: 48

زمین کے علاوہ کیے گئے گناہوں کی گواہی: 49

زمین کو ہر شخص کی پہچان ہوگی: 50

گناہوں سے بچنے کے دو عظیم نسخے: 50

تنہائی میں گناہ سے بچنے کے دو 2 عظیم نسخے پیش خدمت ہیں: 50

(1) اللہ تعالی دیکھ رہا ہے: 50

(2) یہ جگہ گواہی دے گی: 51

حدیث سے سیکھنے کی باتیں: 52

زمین کا وہ ٹکرا جہاں پر عمل کیا: 53

بزرگان دین کا اپنے اعمال پر گواہ بڑھانے کا انوکھا انداز: 54

اس جگہ میں نے گناہ کیا تھا: 54

ارتکابِ گناہ کے مقام سے گزرنے پر پسینہ آگیا: 55

6: زبان 55

7,8,9: منہ، ہاتھ اور پاؤں 57

قیامت کے دن انسان کی اپنی ذات اس کے خلاف گواہ ہوگی: 58

10,11,12: آنکھ، کان اور کھال 59

جسم کے سارے اعضا گواہ: 63
حدیث کی وضاحت: 65
13,14,15 انسان کی ران گوشت اور ہڈیاں 67
قیامت کے دن سب سے پہلے کلام کرنے والا عضو انسانی: 69
نیک اعمال کی بذریعہ اعضاء گواہی: 70
16: نامہ اعمال 71
صغیرہ گناہوں سے بھی بچیں: 74
جیسا کہ ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 76
نیکیوں کا پلڑا بھاری ہے یا گناہوں گا؟: 86
17: دن اور رات 88
دعوت فکر وعمل: 89
اچھا ہے تو اسے کر لو: 91
یومِ حساب سے پہلے حساب: 92
ایک اہم نصیحت: 92
جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے: 93
غور کر کہ تو اپنے اعمال نامے میں کیا درج کروا رہا ہے؟: 93

تاجروں جیسا حساب: 93
دانائی بڑھانے والی چار چیزیں: 94
مومن مثلِ اسیر: 94
علماء کو نصیحت: 95
کیا تو پلِ صراط پار کر چکا ہے؟ 95
حضرت سَیِّدُنا یزید رقاشی رضی اللہ عنہ کی نصیحت: 95
انسان کی حقیقت: 96
چوبیس گھنٹوں میں چار ہزار تین سو بیس مرتبہ سانس: 97
اصل سرمایہ تیرا دل اور وقت: 98
ہم گھیرے ہوئے ہیں: 98
ہماری اردو کتابیں: 99

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

تاثراتِ نظامی

عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد فاروق نظامی رضوی (مدظلہ العالی)

السلام علیکم و رحمۃ وبرکاتہ

سترہ جنوری رات بارہ بجکر تیرہ منٹ پر آپکی تحریر کردہ کتاب "ایک گناہ سترہ گواہ" پڑھنے کے بعد کیفیت کچھ یوں ہے کہ دل یہ کہہ رہا ہے

"کاش میری ماں نے مجھے نہ جنا ہوتا"

ماشاءاللہ آپ کی بہت اچھی کاوش ہے انتہائی اصلاح کن تالیف ہے

اللہ اپنے حبیب لبیب، مریضِ عصیاں کے طبیب ﷺ کے صدقے اس کاوش کو قبول فرمائے۔(امین)

فارق نظامی

برمنگھم۔یوکے

تاثراتِ جمیلہ

استاذالعلماء، مقرر شعلہ بیان، خطیب نکتہ دان، مدرس علوم اسلامیہ

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد مظہر صدیق عطاری المدنی (سلمہ الغنی)

محترم المقام علامہ خالد تسنیم مدنی صاحب کی طرف سے ارسال کردہ تصنیف لطیف ”ایک گناہ سترہ گواہ “نظر نواز ہوئی دیکھتے ہی آپ کے لیے دل سے ڈھیروں دعائیں نکلی اس کا مطالعہ کرکے اپنے ایمان کو جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ بہت ساری نئ نئ معلومات کے رنگارنگ مدنی پھولوں سے اپنے گلدستہِ قلبِ عاصی کو معطر کر چکا ہوں۔

بلاشبہ اس گئے گزرے دور میں ایسی کتاب لاجواب مفیدِ شیخ و شاب کی ضرورت تھی کہ گناہ کرنے والوں کواحساس ہوکہ ہم گناہوں کی وجہ سے کتنے بڑے مصائب میں پھنس رہے ہیں۔ حضرت موصوف کی تصنیف بلاشبہ ایک یونیک(unique)تحقیق بھی ہے اور فرائض منصبی کے مطابق لوگوں کوآگ سے بچانے کا نیز خوف خدادلانے کا بہترین ذریعہ بھی ہے

اللہ کریم اس کا نفع عام فرمائے ،ہمیں اور سب پڑھنے والوں گناہوں سے بچنا نصیب فرمائےاور مولفِ کتاب کودیناوآخرت میں اس کاعظیم اجرعطافرمائے۔

محمد مظہر صدیق عطاری المدنی

مدرس جامعۃالمدینہ فیضان مدینہ گجرانوالہ(پاکستان)پیش لفظ

یہ ایک فطری بات ہے کہ کسی مقام پر جب انسان کو یہ محسوس ہو کہ کوئی دیکھ رہا، ہے یا اس کی حرکتوں کو کوئی نوٹ کر رہا ہے، یا اس کی باتوں کوئی ریکارڈ(Record)کر رہا ہے ، تو وہ بے حد محتاط ہو جاتا ہے اور جب بظاہر سامنے کوئی نظر نہیں آتا تو وہ گناہوں میں مُلوّث ہو جاتا ہے۔ مگر یہ انسان بھول جاتا ہے کہ اللہ پاک جو ساری کائنات کا مالک ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اس کی نظر سے کوئی چیز اوجھل نہیں وہ ہر ایک چیز کو دیکھتا اور سنتا ہے تو معمولی سی عقل رکھنے والا انسان بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ میدانِ محشر میں شرمندگی اور جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے ہمیں اپنے اعضاء کا صحیح استعمال کرنے میں کس حد تک احتیاط کی ضرورت ہے اب یہ ہمارے اوپر ہے کہ اپنی زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کا صحیح استعمال کرتے ہیں یا غلط اگر ہم اپنے اعضاء کا صحیح استعمال کرتے ہیں تو اِن شاءاللہ اَمان ہی امان ہے ورنہ سوائے رسوائی کے کچھ نہیں کیونکہ قیامت کے دن ہر انسان کے گناہوں پر کم و بیش سترہ چیزیں گواہ ہوں گی جن کو ہم نے اس کتاب (ایک گناہ سترہ گواہ) میں یکجا کیا ہے اور قرآن و سنت سے دلائل کیساتھ مزین کیا ہے کہ شاید ہمارے بھٹکے ہوئے مسلمان انھی گواہوں (Witnesses)کے بارے جان کر اور ڈر کر راہِ راست پر آجائیں اور اپنے سابقہ

گناہوں سے توبہ کرلیں۔اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ کوئی بھی غلطی پائیں تو ہمیں اطلاع فرمائیں۔

عبدہ المذنب:

خالد تسنیم المدنی

(غفر اللہ ذنبه الخفي و الجلي)

المتخصص في الفقه الاسلامي

Birmingham (UK)

گواہ اور ریکارڈ بنانے کی حکمت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونک دی، تو ان کو چھینک آئی، انہوں نے الحمد للہ کہنا چاہا چنانچہ اللہ کی اجازت سے الحمد للہ کہا، (تمام تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں) پھر ان سے ان کے رب نے کہا: اللہ تم پر رحم فرمائے، اے آدم! ان فرشتوں کی بیٹھی ہوئی جماعت و گروہ کے پاس جاؤ اور ان سے السلام علیکم کہو، انہوں نے جا کر السلام علیکم کیا، فرشتوں نے جواب دیا، وعلیک السلام ورحمۃ اللہ، پھر وہ اپنے رب کے پاس لوٹ آئے، اللہ نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا آپس میں طریقہ سلام و دعا ہے، پھر اللہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر کے آدم سے کہا: ان میں سے جسے چاہو پسند کر لو، وہ کہتے ہیں: میں نے اللہ کے دایاں ہاتھ کو پسند کیا، اور حقیقت یہ ہے کہ میرے رب کے دونوں ہی ہاتھ داہنے ہاتھ ہیں اور برکت والے ہیں، پھر اس نے مٹھی کھولی تو اس میں آدم اور آدم کی ذریت تھی، آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے رب یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ سب تیری اولاد ہیں اور ہر ایک کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھی ہوئی ہے، ان میں ایک سب سے زیادہ روشن چہرہ والا تھا، آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے رب یہ کون ہے؟ کہا یہ تمہارا بیٹا داود ہے، میں نے اس کی عمر چالیس سال

لکھ دی ہے، آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! اس کی عمر بڑھا دیجئیے، اللہ نے کہا: یہ عمر تو اس کی لکھی جا چکی ہے، آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میں اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اسے دیئے دیتا ہوں، اللہ نے کہا: تم اور وہ جانو؟ چلو خیر، پھر آدم علیہ السلام جنت میں رہے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوا، پھر آدم علیہ السلام جنت سے نکالے گئے، آدم علیہ السلام اپنی زندگی کے دن گنا کرتے تھے، ملک الموت ان کے پاس آئے تو آدم علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ تو جلدی آ گئے میری عمر تو ہزار برس لکھی گئی ہے، ملک الموت نے کہا: ہاں (بات تو صحیح ہے) لیکن آپ نے تو اپنی زندگی کے ساٹھ سال اپنے بیٹے داود کو دے دیے تھے، تو انھوں نے انکار کر دیا آدم علیہ السلام کے اسی انکار کا نتیجہ اور اثر ہے کہ ان کی اولاد بھی انکار کرنے لگ گئی، آدم علیہ السلام بھول گئے، ان کی اولاد بھی بھولنے لگ گئی، اسی دن سے حکم دے دیا گیا ساری باتیں لکھ لی جایا کریں اور گواہ بنا لیے جایا کریں"۔

(جامع الترمذی، رقم الحدیث 3368 شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی مصر)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال تھی، آپ نے عرض کیا کہ میری عمر نو سو ساٹھ سال کر دے اور داؤد علیہ السلام کی عمر پورے سو ۱۰۰ سال، یہ دعا رب نے قبول

فرمائی۔ معلوم ہوا کہ نبی کی دعا سے عمریں گھٹ بڑھ جاتی ہیں، ان کی شان تو بہت ارفع ہے شیطان کی دعا سے اس کی عمر بڑھ گئی کہ اُس نے عرض کیا تھا" اَنْظِرْنِیۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ "رب تعالٰی نے اس کی دعا قبول کرتے ہوئے فرمایا:" فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ "الآیہ" فَاِنَّکَ "کی ف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زیادتی عمر اس کی دعا سے ہوئی، رہی وہی آیت کریمہ" اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَایَسْتَقْدِمُوْنَ "وہ اس حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ آیت میں تقدیر مبرم یعنی علمِ الٰہی کا ذکر ہے، اور یہاں تقدیر معلق کی تحریر کا ذکر یا آیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے اختیار سے اپنی عمر کم و بیش نہیں کر سکتا، اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بندوں کی دعا سے عمریں رب گھٹا بڑھا دیتا ہے۔ آخر عیسٰی علیہ السلام مردوں کو زندہ فرماتے تھے انہیں آپ کی دعا سے نئی عمریں مل جاتی تھیں سچ ہے دعا سے تقدیر پلٹ جاتی ہے۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:1 حدیث نمبر:118)

حدیث سے سیکھنے والی باتیں:

(1) اس سے معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام نے اپنی ساری اولاد کو دیکھ بھی لیا، پہچان بھی لیا اور ان کے انجام سے اطلاع بھی پالی کہ فلاں جنتی ہے فلاں دزوخی۔

(2) معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی اپنے مقبولوں کو اپنے خاص علوم عطا فرماتا ہے کیونکہ مقدار عمر علوم خمسہ میں سے ہے جو رب العالمین نے سیدنا آدم کے پوچھنے پر بتادی۔

(3)معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام کو اپنی عمر معلوم تھی کہ کل اتنی ہوگی یہ علوم خمسہ میں سے ہے

(4)اس سے یہ بھی معلوم ہوا انبیائے کرام کی وفات ان کی رضا سے سمجھا بجھا کر ہوتی ہے۔ہم سے ملک الموت کبھی حساب کتاب نہیں کرتے۔

(5)ظاہر یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو بھی ہزار سال عمر دی گئی اور داؤد علیہ السلام کو بھی سو۱۰۰ برس،آپ کی زبان خالی نہ گئی۔

(6)اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ریکارڈ (record) رکھنا کیوں ضروری ہے اور کسی چیز پر گواہ بنانا کیوں ضروری ہے ،گویا کہ یہ حدیث پاک ریکارڈ (record) رکھنے اور گواہ بنانے کی اہمیت کو واضح کر رہی ہے

کیمرے کی آنکھ تمہیں دیکھ رہی ہے:

لہذا ہماری ہر ہر بات اور ہمارا ہر ہر کام ریکارڈ (record) کیا جا رہا ہے اور کل بروز قیامت نامہ اعمال کی شکل میں سامنے لایا جائے گا اور ہمیں دکھایا جائے گا جس میں ہر چھوٹا بڑا گناہ لکھا ہوا گا چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے

وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ وَ یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَاۚ-وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًاؕ-وَ لَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا(49)

اور نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہو گا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ (سورۃ الکھف:۴۹)

خبردار! آپ کو ریکارڈ کیا جا رہا ہے (You are being watch):

اللہ تعالی انسان کو عبث اور فضول پیدا نہیں کیا، بلکہ اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، اور اس انسان کے اچھے برے اعمال کی نگرانی کی جاتی ہے تاکہ یہ انسان محتاط ہو کر اپنی زندگی گزارے، اس لئے یہاں ترتیب کے ساتھ انسانوں کے اعمال پر گواہوں کو ذکر کیا جائے گا، تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہمارا اعمال ریکارڈ (record) ہو رہا ہے اور کل قیامت کو ہم نے اس کا جواب دینا ہے، فطرتِ انسانی کا تقاضا ہے کہ اگر اُس کا کوئی قریبی شخص یا اس کا تعلق دار اس کے خلاف گواہی دے تو اس پر اعتراض کرنا، اس کے خلاف بولنا یا ناراضی مول لینا عام ہے، انسان دنیا میں تو اس کے خلاف اقدام کر سکتا ہے لیکن بروزِ قیامت اس کے پاس کوئی جواز نہ ہو گا خصوصًا جب اس کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے اور اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی قیامت کے دن ہر انسان کے گناہوں پر کم و بیش سترہ چیزیں گواہ ہوں گی جن کو ہم نے اس کتاب میں یکجا

کیا ہے اور قرآن و سنت سے دلائل کیساتھ مزین کیا ہے کہ شاید ہمارے بھٹکے ہوئے مسلمان انھی گواہوں کے بارے جان کر اور ڈر کر راہِ راست پر آجائیں اور اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ اور آئندہ ہر دم ہر گناہ سے مجتنب رہنے کا عزم مصمم کر لیں۔

1: اللہ رب العالمین

یاد رکھئے کہ اس حیاتِ فانی میں کیا جانے والا ہمارا ہر عمل اللہ تعالی دیکھ رہا ہے، چاہے وہ عمل نیکی پر مشتمل ہو یا برائی پر،...اس عمل کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے، ...اس عمل کو ہم نے چھپ کر تنہائی میں کیا ہو یا لوگوں کے درمیان،...دن کے اجالے میں کیا ہو یا رات کی تاریکی چھا جانے کے بعد،...کوئی دوسرا اس عمل پر مطلع ہو یا نہ ہو، ...اور وہ عمل ہمیں یاد ہو یا نہ ہو...

جیسا کہ سورہ نساء میں ارشاد ہوتا ہے،

" فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا(١٢٨)

ترجمۂ: تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔(پ۵۔النساء:١٢٨)

لہذا سب سے پہلا گواہ تو خود رب العالمین ہیں، جو انسانوں کو ہر وقت دیکھ رہے ہیں، قرآن مقدس میں ہے:

{إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا (33) } [النساء : 33]

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہیں۔

{وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (4)[الحدید : 4]

یعنی وہ تمہارے ساتھ ہیں تم جہاں بھی ہو، اور اللہ تعالی تمہارے کو اعمال کو دیکھ رہے ہیں۔

اس آیت کا مفہوم یہ کہ وہ عام طور پر اپنے علم وقدرت کے ساتھ اور خاص طور پر اپنے فضل ورحمت کے ساتھ تمہارے ساتھ ہے چاہے تم جہاں بھی ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے تو وہ قیامت کے دن تمہیں تمہارے اعمال کے مطابق جزا دے گا۔ (مدارک، الحدید، تحت الآیۃ:۴، ص۱۲۰۷، جلالین، الحدید، تحت الآیۃ:۴، ص۴۴۹، ملتقطاً)

اس آیت میں غفلت کی نیند سونے والوں اور گناہوں میں مصروف لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے، انہیں چاہئے کہ اپنی غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیں اور گناہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اس سے حیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ان کے اعمال معلوم ہیں اور وہ ان کا ہر کام دیکھ رہا ہے اور یہ جہاں بھی چلے جائیں اور جو حیلہ اور تدبیر اپنالیں، مگر کسی جگہ اور کسی صورت اللہ تعالیٰ سے چھپ نہیں سکتے اور وہ ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا اور سزا دینے پر قدرت بھی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا خوف نصیب فرمائے اور گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

اللہ رب العزت قرآن میں فرماتا ہے، جو تم گناہ کرتے ہو، ہم قیامت کے دن اس

پر گواہ ہوں گے۔

وَ مَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِؕ-وَ مَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ وَ لَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ(61)

ترجمہ: اور تم کسی کام میں ہو اور تم اس کی طرف سے قرآن کی تلاوت کرتے ہو اور (اے لوگو!) تم کوئی بھی کام کر رہے ہو، ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور زمین و آسمان میں کوئی ذرہ برابر چیز تیرے رب سے غائب نہیں اور ذرے سے چھوٹی اور بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو۔ (سورۃ یونس آیت نمبر 61)

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر شاہد اور ہر چیز کو جاننے والا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خالق ہے نہ اِیجاد کرنے والا، بندوں کی ظاہری اور باطنی اَعمال میں سے جو چیز بھی موجود ہے وہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں لانے سے ہی موجود ہے اور جو اِیجاد کرنے والا ہوتا ہے وہ اس چیز کو جانتا بھی ہے لہٰذا نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَعمال و اَحوال، تلاوتِ قرآن، اُمورِ دُنیویہ و حاجتِ ضروریہ میں مصروفیت اور اسی کے ساتھ تمام لوگوں کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں اور وہ ان سب پر گواہ

ہے۔ پھر فرمایا کہ زمین و آسمان میں ایک ذرے کی مقدار بھی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے دور اور اس کے علم سے پوشیدہ نہیں اور اس ذرے سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز ایسی نہیں کہ جو روشن کتاب یعنی لَوحِ محفوظ میں درج نہ ہو۔

(تفسیر کبیر، یونس، تحت الآیۃ: ۶۱، ۶/۲۷۲-۲۷۳، بیضاوی، یونس، تحت الآیۃ: ۶۱، ۳/۲۰۵)

اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہوئے نافرمانی سے بچنا چاہئے:

یہ آیتِ مبارکہ اللہ تعالی کے علم، قدرت اور اس کی عظمت کے اظہار کیلئے ہے اور اسی میں ہمارے لئے تنبیہ اور نصیحت ہے کہ جب اللہ تعالی ہمارے تمام اَعمال کو ہر وقت، ہر لمحہ دیکھ رہا ہے تو اس کریم ذات کی حیا اور خوف سے ہمیں اس کی نافرمانی کے کاموں سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی خوف اور اپنی نافرمانی سے بچتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے، اٰمین

اسی وجہ سے فرمایا کہ:

{وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ (78)} [القصص : 78]

یعنی مجرموں سے ان گناہوں کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔ (کیونکہ رب تعالی کو خود ہی ساری چیزوں کا علم ہے)۔ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مجرموں کو سزا دیتا ہے تو اسے ان کے گناہ دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ وہ ان کا حال جانتا ہے۔ لہٰذا دوسرے وقت میں ان سے جو پوچھا جائے گا وہ معلومات کیلئے نہیں بلکہ

ڈانٹ ڈپٹ کے لئے ہو گا۔

(تفسیر کبیر، القصص، تحت الآیۃ:۷۸، ۹/۱۶، روح البیان، القصص، تحت الآیۃ:۷۸، ۶/۴۳۳، ملتقطاً)

ہمارے گناہوں پر اللہ خود گواہ ہو گا (اللہ اللہ) کیا عالم ہو گا، ہمیں چاہئے کہ اپنے اعضاء کو گناہوں سے بچا کر نیکیوں میں لگائیں

وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْۚ-فَزَیَّلْنَا بَیْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ(28)فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِیْنَ(29)

ترجمہ: اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور تمہارے شریک تو ہم انہیں مسلمانوں سے جدا کر دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے تم ہمیں کب پوجتے تھے۔ تو اللہ گواہ کافی ہے ہم میں اور تم میں کہ ہمیں تمہارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی۔

(سورۃ یونس ۲۹)

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کو اٹھائے گا اور تمام مخلوق کو حساب کی جگہ میں اکٹھا فرمائے گا، پھر مشرکوں سے فرمائے گا کہ تم اور تمہارے شریک یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ یوں اللہ تعالیٰ مشرکوں کو

مسلمانوں سے جدا کر دے گا اور جب مشرکوں سے سوال جواب ہوگا تو اس وقت ایک ساعت ایسی شدت کی آئے گی کہ بت اپنے پجاریوں کی پوجا کا انکار کردیں گے اور اللہ تعالی کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے، نہ دیکھتے تھے، نہ جانتے تھے، نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو۔ اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ تعالی کی قسم! ہم تمہیں کو پوجتے تھے، تو بت کہیں گے: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم ہمیں پوجتے تھے یا نہیں ہم بہرحال تمہاری عبادت سے بے خبر تھے۔ (صاوی، یونس، تحت الآیۃ:۲۳، ۳/۸۶۶-۸۶۷)

سرگوشی بھی ریکارڈ کی جارہی ہے:

اللہ تعَالٰی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا

اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْؕ-بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ(80)

ترجمہ: کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی مَشْوَرَت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں

(سورۃ الزخرف ۸۰)

یعنی کیا کفار یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی خفیہ مُشاوَرت نہیں سنتے؟ ہاں، کیوں نہیں؟ ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر ہر بات جانتے ہیں، ہم سے کچھ نہیں چھپ سکتا اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ان کے تمام اَقوال اور اَفعال کو لکھ

رہے ہیں، اس میں ان کی آہستہ باتیں اور خفیہ مشاورتیں سب شامل ہیں اور جب کوئی خفیہ بات فرشتوں سے پوشیدہ نہیں تو ظاہری و باطنی تمام چیزوں کو جاننے والے رب تعالیٰ سے کیسے چھپ سکتی ہے۔

(روح البیان، الزّخرف، تحت الآیۃ:۸۰، ۸/۳۹۵)

تنہائی میں گناہ کرنے والے اللہ تعالیٰ سے ڈریں:

اس آیت میں ان لوگوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو لوگوں کے سامنے گناہ کرتے ہوئے تو خوف محسوس کرتے ہیں لیکن تنہائی میں گناہ کرتے ہوئے اس رب تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جو ان کے ظاہر کو بھی جانتا ہے اور ان کے باطن سے بھی خبردار ہے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رَحمۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیہِ فرماتے ہیں ”جس نے لوگوں سے تو اپنے گناہوں کو چھپایا اور اس ذات کے سامنے ظاہر کیا جس سے کوئی خفیہ چیز پوشیدہ نہیں تو اس نے اپنے نزدیک اس ذات کو دیکھنے والوں میں سب سے ہلکا سمجھا اور یہ منافقت کی نشانی ہے۔

(مدارک، الزّخرف، تحت الآیۃ:۸۰، ص۱۱۰۶)

ایک اور مقام پر اللہ تَعَالٰی نے فرمایا:

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ(19)

ترجمہ: اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو سینے چھپاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک آدمی لوگوں میں موجود ہوتا ہے اور ایک عورت ان کے پاس سے گزرتی ہے، وہ آدمی دوسرے لوگوں کو یہ دکھاتا ہے کہ اس عورت کی طرف نہیں دیکھ رہا اور جب لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں تو وہ اس عورت کو دیکھ لیتا ہے اور جب لوگ اسے دیکھنے لگتے ہیں تو وہ اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مطلع ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ شخص اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، ما قالوفی الرجل تمر بہ المرأۃ... الخ، ۳/۴۱۰، الحدیث:۱۵)

نظر بچا کر غیر مَحرم عورتوں کو دیکھنے والوں کے لئے نصیحت:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اَعضا کے اَفعال جانتا ہے کیونکہ اعضا کے افعال میں سب سے خفیہ فعل چوری چھپے دیکھنا ہے اور جب اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے تو دیگر اعضا کے افعال بدرجہ اَولیٰ اسے معلوم ہوں گے، یونہی اللہ تعالیٰ دلوں کے افعال بھی جانتا ہے اور جب حاکم کے علم کا یہ حال ہے تو ہر مجرم کو اس سے بہت زیادہ ڈرنا چاہئے اور بطورِ خاص ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے خوف کھانا چاہئے جو چوری چھپے غیر محرم عورتوں کو دیکھتے ہیں اور ان کے حسن و جمال پر نثار ہوتے ہیں۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کا ایسے معاملات میں کیسا تقویٰ تھا اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت سیدنا سلیمان بن یسار رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ

حج کرنے کے لئے مدینہ منورہ سے ایک رفیق کے ساتھ نکلے۔ جب ابواء کے مقام پر پہنچے تو رفیقِ سفر اٹھا اور دستر خوان لے کر کچھ خریدنے بازار چلا گیا جبکہ حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ خیمے میں بیٹھے رہے، آپ بہت زیادہ خوبصورت اور انتہائی متقی تھے، ایک دیہاتی عورت نے پہاڑ کی چوٹی سے آپ کو دیکھ لیا اور اتر کر آپ کے سامنے کھڑی ہو گئی، اس نے برقعہ اور دستانے پہنے ہوئے تھے، جب اس نے چہرے سے پردہ اٹھایا تو (اس کے حسن کا حال یہ تھا کہ) گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہو، اس نے کہا: مجھے کچھ دیجئے۔ حضرت سلیمان رحمہ اللہ نے سمجھا کہ شاید روٹی مانگ رہی ہے (آپ اسے روٹی دینے لگے تو) وہ کہنے لگی: مجھے روٹی نہیں چاہئے بلکہ میں تو وہ تعلق چاہتی ہوں جو شوہر اور بیوی کے درمیان ہوتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تجھے شیطان نے میرے پاس بھیجا ہے، یہ فرما کر آپ نے سر مبارک اپنے گھٹنوں میں رکھ لیا اور زور زور سے رونے لگ گئے،، جب عورت نے یہ حالت دیکھی تو اپنا چہرہ ڈھانپ کر واپس چلی گئی۔ جب آپ رحمہ اللہ کا ساتھی واپس آیا اور آپ کی یہ حالت دیکھی کہ رونے کی وجہ سے آنکھیں سوج گئیں اور گلا بند ہو گیا ہے تو پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں ؟ فرمایا: کوئی بات نہیں ،بس مجھے اپنا بچہ یاد آگیا ہے۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے ورنہ بچے سے جدا ہوئے تو ابھی تین دن ہوئے ہیں ،وہ مسلسل پوچھتا رہا حتّٰی کہ آپ نے اسے دیہاتی عورت کا واقعہ بتا دیا۔ اس رفیق نے دستر خوان رکھا اور رونے لگ

گیا۔ آپ نے فرمایا: تم کیوں رو رہے ہو؟ اس نے کہا: مجھے آپ سے زیادہ رونا چاہئے کیونکہ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید اس سے صبر نہ کر سکتا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، بیان فضیلۃ من یخالف شھوۃ الفرج والعین، ۱۳۰/۳)

اللہ کریم ہمیں اپنے اعضاء کو گناہوں سے باز رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیا اللہ تعالی کو بھی خبر نہیں؟

حضرت سیدنا عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف جا رہا تھا کہ ایک جگہ ہم تھوڑی دیر آرام کے لئے رکے۔ اتنے میں ایک چرواہا ادھر سے بکریاں لئے ہوئے گزرا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ "ایک بکری میرے ہاتھ فروخت کردو۔" اس نے عرض کی، "یہ بکریاں میری ذاتی ملک نہیں ہیں، بلکہ میں تو کسی کا غلام ہوں۔" آپ نے (بطورِ آزمائش) فرمایا، "مالک سے کہہ دینا کہ ایک بکری کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا، اُسے کیا پتہ چلے گا۔" چرواہے نے جواب دیا، "اگر اسے نہ بھی معلوم ہو تو کیا خدا تعالی کو بھی خبر نہیں ہے؟" یہ سن کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے اور اس چرواہے کے مالک کو بلوا کر اس کی قیمت ادا کی اور اسے آزاد کر دیا۔

(کیمیائے سعادت، ف ۲، ص ۸۸۶)

اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے:

ایک شخص کسی شامی عورت کے پیچھے لگ گیا اورایک مقام پر اسے خنجر کے بل بوتے پر یرغمال بنالیا۔ جو کوئی اس عورت کو بچانے کے لئے آگے بڑھتا، وہ اسے زخمی کردیتا۔ وہ عورت مسلسل مدد کے لئے پکار رہی تھی ۔ اتنے میں حضرت سیّدُنا بشر بن حارث رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو اس شخص کو کندھا مارتے ہوئے آگے نکل گئے۔ وہ شخص پسینے سے شرابور ہوکر زمین پر گر گیا اور وہ عورت اس کے چنگل سے آزاد ہوکر ایک طرف کو چل دی ۔ اس کے ارد گرد جمع ہونے والے لوگوں نے اس سے پوچھا، "تجھے کیا ہوا؟" اس نے کہا، "میں نہیں جانتا! لیکن جب وہ بزرگ گزرنے لگے تو مجھے کندھا مار کر کہا، "اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔" ان کی یہ بات سن کر میں ہیبت زدہ ہوگیا ، نہ جانے وہ کون تھے؟" لوگوں نے اسے بتایا، "یہ حضرت سَیِّدُنا بشر بن حارث رضی اللہ عنہ تھے۔" تو اس نے کہا، "آہ میری بدنصیبی! میں آج کے بعد ان سے نگاہ نہیں ملا پاؤں گا۔" پھر اس شخص کو بخار آگیا اور ساتویں دن اس کا انتقال ہوگیا۔

(کتاب التوابین، ص ۲۱۳)

آنکھ کی حفاظت کا بہترین علاج:

کسی نے حضرت سیدنا جنید بغدادی سے پوچھا، "میں اپنی آنکھ کو بدنگاہی سے نہیں بچا پاتا، میں کس طرح اس کی حفاظت کروں؟" آپ نے ارشاد فرمایا، "تم اس بات کا

یقین کرلو کہ جب تم کسی کو بری نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہو تو حق تَعَالٰی تمہیں کہیں زیادہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔“(کیمیائے سعادت، ج۲، ص۸۸۶)

اللہ میرا گواہ ہے:

حضرت سہل بن عبداللہ تُستری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میری عمر 3 سال تھی اور میں رات کو اُٹھ کر اپنے ماموں حضرت محمد بن محمد بن سوّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو تنہائی میں نماز پڑھتے دیکھتا تھا۔ ایک دن میرے ماموں نے مجھ سے پوچھا: ”کیا تُو اُس اللہ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا کیا؟“ میں نے پوچھا: ”میں اسے کس طرح یاد کروں؟“ انہوں نے فرمایا: ”جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو 3 بار زبان کو حرکت دیئے بغیر محض دل میں یہ کلمات کہو: ”اَللّٰہُ مَعِیَ ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ ، اَللّٰہُ شَاھِدِیْ یعنی اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے اللہ پاک میرا گواہ ہے۔“ آپ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے چند راتیں یہ کلمات پڑھے پھر انہیں بتایا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”ہر رات 7 مرتبہ پڑھو۔“ میں نے انہیں پڑھا، پھر بتایا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”ہر رات 11 مرتبہ یہ کلمات پڑھو۔“ میں نے اسی طرح پڑھا، تو میں نے اس کی لذّت اپنے دل میں محسوس کی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں نے مجھ سے فرمایا: ”میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے یاد رکھو اور قبر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا، تمہیں دنیا و آخرت میں نفع دے گا۔“ میں نے کئی سال تک ایسا کیا تو اپنے اندر اس کی لذّت

کو محسوس کیا۔ پھر ایک دن میرے ماموں نے فرمایا: "اے سہل! اللہ پاک جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہواوراس کا گواہ ہو، وہ اس کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہے؟ لہٰذا اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔" (الرسالۃ القشیریۃ، ابو محمد سھل بن عبداللہ التستری، ص۳۹)

2: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی گواہ ہوں گے، اللہ رب العزت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بھی گواہی مانگیں گے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا(41)

ترجمہ: تو کیسا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 41)

اس آیت میں کفار و منافقین اور یہود و نصاریٰ کے لئے شدید وعید ہے کہ جب قیامت کے دن تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی امت کے ہر نیک اور بد کے ایمان، کفر، نفاق اور تمام اچھے برے اعمال کی گواہی دیں گے، پھر ان سب پر حضور سیدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو گواہ بنایا جائے گا تو ان کا انجام کیا ہو گا۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًاؕ-وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِؕ-وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُؕ-وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ(143)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں اور اے حبیب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی ان کے علاوہ (لوگوں) پر یہ بہت بھاری تھی اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کردے بیشک اللہ لوگوں پر بہت مہربان، رحم والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ:143)

یعنی اے مسلمانو! جس طرح ہم نے تمہیں ہدایت دی اور خانہ کعبہ کو تمہارا قبلہ بنایا اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا۔ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت زمانہ کے لحاظ سے سب سے پیچھے ہے اور مرتبہ کے لحاظ سے سب سے آگے یعنی افضل ہے۔ افضل

کیلئے یہاں ”وسط“ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور عربی میں ”بہترین“ کیلئے بھی ”وسط“ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

تم گواہ ہو جاؤ:

اس کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان دنیا و آخرت میں گواہ ہیں، دنیا میں تو اس طرح کہ مسلمان کی گواہی مومن و کافر سب کے بارے میں شرعًا معتبر ہے اور کافر کی گواہی مسلمان کے خلاف معتبر نہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے مُردوں کے حق میں بھی اس امت کی گواہی معتبر ہے اور رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں، چنانچہ بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو انہوں نے اس کی تعریف کی ،نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ”واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی برائی بیان کی۔ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”واجب ہو گئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، کیا چیز واجب ہو گئی؟ ارشاد فرمایا: پہلے جنازے کی تم نے تعریف کی، اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور دوسرے کی تم نے برائی بیان کی، اُس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

(بخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت، ۱/۴۶۰، الحدیث: ۱۳۶۷)

امت محمدیہ کی گواہی:

اور آخرت میں اس امت کی گواہی یہ ہے کہ جب تمام اولین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے؟ تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کہ کوئی نہیں آیا۔ حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دریافت فرمایا جائے گا تو وہ عرض کریں گے کہ یہ جھوٹے ہیں، ہم نے انہیں تبلیغ کی ہے۔ اس بات پر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کافروں پر حجت قائم کرنے کیلئے دلیل طلب کی جائے گی، وہ عرض کریں گے کہ امتِ محمدِیَّہ ہماری گواہ ہے۔ چنانچہ یہ امت پیغمبروں کے حق میں گواہی دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی۔ اس پر گزشتہ امت کے کفار کہیں گے، امت محمدیہ کو کیا معلوم؟ یہ تو ہم سے بعد میں آئے تھے۔ چنانچہ امت محمدیہ سے دریافت فرمایا جائے گا کہ "تم کیسے جانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے، یارب! تعالیٰ، تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھیجا، قرآن پاک نازل فرمایا، ان کے ذریعے سے ہم قطعی ویقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کامل طریقے سے فرضِ تبلیغ ادا کیا، پھر سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آپ کی امت کے متعلق دریافت فرمایا جائے گا تو حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کی تصدیق فرمائیں گے۔

(بغوی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۳، ۱/۳۸)

زبان کی احتیاط نہ کرنے کا نقصان:

یہاں یہ بات یاد رہے کہ یہ تمام گواہیاں امت کے صالحین اور اہلِ صدق حضرات کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے ،جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلافِ شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحیح حدیثوں کے مطابق روزِ قیامت نہ وہ شفاعت کریں گے اور نہ وہ گواہ ہوں گے۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب النہی عن لعن الدواب وغیرہا، ص۱۴۰۰، الحدیث:۸۵(۲۵۹۸))

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گواہی یہ ہے کہ آپ ہر ایک کے دینی رتبے اور اس کے دین کی حقیقت پر مطلع ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس چیز سے واقف ہیں جو کسی کا دینی رتبہ بڑھنے میں رکاوٹ ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لوگوں کے گناہ معلوم ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کے ایمان کی حقیقت، اعمال، نیکیاں، برائیاں، اخلاص اور نفاق وغیرہ کو نورِ حق سے جانتے ہیں۔ (روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۴۳، ۱/۲۴۸)

ایسا ہی کلام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر ''فَتْحُ الْعَزِیْز'' میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

یاد رہے کہ ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی امت کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے تاکہ روزِ قیامت ان پر گواہی دے سکیں اور چونکہ ہمارے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شہادت سب

امتوں کو عام ہوگی اس لیے حضور اقدس ﷺ تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی گواہی قطعی و حتمی ہے:

یہ بات حقیقت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی گواہی قطعی و حتمی ہے۔ ہمارے پاس قرآن کے کلام الٰہی ہونے کی سب سے بڑی دلیل حضور اقدس ﷺ کی گواہی ہے اور جیسے یہ گواہی قطعی طور پر مقبول ہے اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی گواہی دنیا میں اپنی امت کے حق میں مقبول ہے، لہٰذا حضور سید المرسلین ﷺ نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً: صحابۂ کرام، ازواجِ مطہرات اور اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب یا غیر موجود لوگوں جیسے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ یا بعد والوں کے لیے جیسے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ وغیرہ کیلئے جو کچھ فرمایا ان سب کو تسلیم کرنا لازم ہے۔

بلکہ دوسرے انبیاء کرام بھی قیامت والے دن گواہ ہوں گے چنانچہ اللہ تعالٰی نے فرمایا

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ(69)

ترجمہ: اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور کتاب رکھی جائے گی اور انبیاء اور گواہی دینے والے لائے جائیں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ (سورۃ الزمر:٦٩)

اس آیت کے حصے "حساب کے لئے اَعمال کی کتاب رکھی جائے گی" میں اِس کتاب سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے کہ جس میں قیامت تک ہونے والے دنیا کے تمام اَحوال اپنی مکمل تفصیلات کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں یا اس سے ہر شخص کا اعمال نامہ مراد ہے جو اس کے ہاتھ میں ہوگا، جیسا کہ ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖؕ-وَ نُخْرِ جُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا "(بنی اسرائیل:۱۳)

ترجمۂ:اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگادی ہے اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔

اور مجرموں کا قول نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا"(کہف:۴۹)

ترجمہ:اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے۔

اس آیت کے حصے "انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو لایا جائے گا" اس کی تفسیر میں مفسرین نے بیان کیا کہ ان کو لانے کا مقصد یہ ہوگا تاکہ وہ لوگوں پر گواہی دیں ۔ان کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا: " فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

بِشَهِيۡدٍ وَّ جِئۡنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيۡدًا“ (النساء:۴۱)

ترجمۂ: تو کیسا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے

حبیب! تمہیں ان

سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

(جمل، الزّمر، تحت الآیۃ:۶۹، ۶/۴۵۱-۴۵۰، تفسیر کبیر، الزّمر، تحت الآیۃ:۶۹، ۹/۴۷۸-۴۷۷، روح البیان، الزّمر، تحت الآیۃ:۶۹، ۸/۱۴۰، ملتقطاً)

3: کراما کاتبین فرشتے

ہمارے یہ اعمال محض اللہ تعالٰی کے ازلی و ابدی علم میں ہی محفوظ نہیں بلکہ ”کوئی اور بھی“ ان کو جمع کر رہا ہے اور وہ دو فرشتے جو ہم پر نگران مقرر ہیں جو معزز ہیں، لکھنے والے ہیں جو کچھ ہم کرتے ہو وہ جانتے ہیں اور لکھتے بھی ہیں لہذا کل بروز قیامت ہمارے گناہوں وہ بھی گواہ ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا

وَ اِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحٰفِظِيۡنَ (10) كِرَامًا كَاتِبِيۡنَ (11) يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ (12)

ترجمہ: اور بیشک تم پر کچھ ضرور نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ (سورۃ الانفطار آیت نمبر۔10-12)

ان تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! بیشک ہماری جانب سے تم پر کچھ فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے اَعمال اور اَقوال کے نگہبان ہیں، وہ فرشتے اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہیں اور تمہارے اقوال اور اعمال لکھ رہے ہیں تاکہ تمہیں ان کی جزا دی جائے، وہ تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے تمہارا ہر نیک اور برا عمل جانتے ہیں اوران سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔

روح البیان، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۲-۱۰، ۱۰/۳۶۰، خازن، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۲-۱۰، ۴/۳۵۸، مدارک، الانفطار، تحت الآیۃ: ۱۲-۱۰، ص ۱۳۲۸-۱۳۲۷، ملتقطاً)

اور سورۃ الطارق میں فرمایا،

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌؕ(۴)

ترجمۂ: کوئی جان ایسی نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔" (پ ۳۰۔الطارق ۴)

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ، "نگہبان سے مراد فرشتے ہیں، اور رہا یہ سوال کہ وہ کیا لکھتے ہیں؟ تو وہ اس نوشتے پر بندے کے چھوٹے بڑے اعمال لکھتے ہیں یہاں تک کہ اسے قیامت کے دن انسان کو کھول کر دکھایا جائے گا۔ (ملخصًا من التفسیر الکبیر۔الجزء الواحد والثلاثون، ص ۱۱۹)

محافظ اور نگہبان فرشتے:

ان فرشتوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ(۱۷) مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ“(ق:۱۷، ۱۸)

ترجمہ: اور جب اس سے لینے والے دو فرشتے لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے۔(سورۃ الانفطار آیت نمبر 12)

اوران آیات میں ہر اس انسان کے لئے نصیحت ہے جو اپنے اعمال کے حوالے سے انتہائی غفلت کا شکار ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب اس آیت ’’یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ‘‘ کی تلاوت فرماتے تو کہتے: غافل لوگوں پر اس سے زیادہ سخت کوئی آیت نہیں۔(مدارک، الانفطار، تحت الآیۃ:۱۲، ص۱۳۲۸)

ہمارے لئے سیکھنے کی چھ باتیں:

ان آیات سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...انسان کی جان اور اس کے اعمال کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر ہیں۔

(2)...فرشتے صرف انسانوں پر مقرر ہیں دیگر مخلوق پر نہیں۔

(3)...اللہ تعالیٰ کے کام اس کے بندوں کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں کیونکہ حافظ و ناصر رب تعالیٰ ہے مگر ارشاد ہوا کہ فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔

(4)...انسان کو بری جگہ نہیں جانا چاہیے تاکہ ہماری وجہ سے ان فرشتوں کو وہاں نہ جانا

پڑے۔

(5)...فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔

(6)...ان پر ہمارے چھپے اور ظاہر کوئی عمل پوشیدہ نہیں، تب ہی تو وہ ہر عمل کو لکھ لیتے ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا-قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا-اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ(21)

ترجمہ: اور جب کہ ہم آدمیوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی تھی جبھی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں۔(سورۃ یونس ۲۱)

سرگوشی بھی ریکارڈ کی جارہی ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ-بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ(80)

ترجمہ: کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی مَشوَرَت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں

(سورۃ الزخرف ۸۰)

یعنی کیا کفار یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی خفیہ مُشاوَرَت نہیں سنتے ؟ ہاں، کیوں نہیں ؟ ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر ہر بات جانتے ہیں، ہم سے کچھ نہیں چھپ سکتا اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ان کے تمام اَقوال اور اَفعال کو لکھ رہے ہیں، اس میں ان کی آہستہ باتیں اور خفیہ مشاورتیں سب شامل ہیں اور جب کوئی خفیہ بات فرشتوں سے پوشیدہ نہیں تو ظاہری و باطنی تمام چیزوں کو جاننے والے رب تعالیٰ سے کیسے چھپ سکتی ہے۔ (روح البیان، الزّخرف، تحت الآیۃ: ۸۰، ۸/۳۹۵)

تنہائی میں گناہ کرنے والے اللہ تعالیٰ سے ڈریں:

اس آیت میں ان لوگوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو لوگوں کے سامنے گناہ کرتے ہوئے تو خوف محسوس کرتے ہیں لیکن تنہائی میں گناہ کرتے ہوئے اس رب تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جو ان کے ظاہر کو بھی جانتا ہے اور ان کے باطن سے بھی خبر دار ہے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”جس نے لوگوں سے تو اپنے گناہوں کو چھپایا اور اس ذات کے سامنے ظاہر کیا جس سے کوئی خفیہ چیز پوشیدہ نہیں تو اس نے اپنے نزدیک اس ذات کو دیکھنے والوں میں سب سے ہلکا سمجھا اور یہ منافقت کی نشانی

ہے۔(مدارک،الزّخرف،تحت الآیۃ:۸۰،ص۱۱۰۶)

4:انسان بذات خود گواہ

انسان یہ یاد رکھ لے کہ جن اعضاء کی لذت کے لئے انسان گناہ کر کے اپنے رب کو ناراض کر رہا ہے کل روز محشر یہی اعضاء بلکہ اس کا پورا بدن ہی خود اسی کے خلاف گواہ بن جائے گا۔چنانچہ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖؕ-اُولٰٓىٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِؕ-حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْۙ-قَالُوْۤا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ-قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ(37)

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں؟ تو انہیں ان کا لکھا ہوا حصہ پہنچتا رہے گا حتّٰی کہ جب ان کے پاس ان کی جان قبض کرنے کے لئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) آتے ہیں تو وہ (فرشتے ان سے) کہتے ہیں : وہ کہاں ہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ (جواباً) کہتے ہیں : وہ ہم سے غائب ہو گئے اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے۔

(سورۃ الاعراف:۳۷)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ-قَالُوْا بَلٰىۛۚ-شَهِدْنَاۛۚ-اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ(172)اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْۚ-اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ(173)

ترجمہ: اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا (اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں ؟ سب نے کہا: کیوں نہیں ، ہم نے گواہی دی۔ (یہ اس لئے ہوا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔ یا یہ کہنے لگو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد (ان کی) اولاد ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو اہلِ باطل نے کیا۔ (سورہ الاعراف ۱۷۲)

اس آیت میں فرمایا گیا کہ ”اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی“ جبکہ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پشت سے ان کی ذُرِّیَّت نکالی۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الاعراف، ۵:۵۱، الحدیث:۳۰۸۶)

آیت و حدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت نکالنا اسی ترتیب کے ساتھ ہوا جس طرح دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے سے پیدا ہونا تھا یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پشت سے ان کی اولاد اور اولاد کی پشت سے ان کی اولاد اسی طرح قیامت تک پیدا ہونے والے لوگ ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے رَبوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر اُن سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی تو سب نے کہا: کیوں نہیں ، ہم نے اپنے اوپر گواہی دی اور تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا۔ (خازن، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۷۲، ۲/۱۵۶)

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت اور بعد والی آیت کے تحت ان کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بحوالہ تفسیر بغوی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرنے والو! یہ گواہ بنانا اس لئے تھا تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ اے اللہ تعالی! ہم جو شرک و کفر میں مبتلا رہے ہیں اس میں ہمارا قصور نہیں ،کیونکہ ہمیں خبر تھی ہی نہیں کہ تو ہی ہمارا رب تعالی ہے اور تیرے سوا کوئی بھی رب نہیں اور اے ربِّ کریم !تو بے خبر کو نہیں پکڑتا، لہٰذا ہمیں چھوڑ دے اور عذاب نہ دے اور نہ ہی یہ کہہ سکو کہ ”ہم کفر و شرک میں اس لئے بے قصور ہیں کہ ہمارے باپ دادا مشرک تھے ہم تو ان کی وجہ سے شرک میں مبتلا ہوئے، قصور ان کا ہے نہ کہ ہمارا۔ انہیں یہ باتیں کہنے کا حق اس لئے نہ ہو گا کہ جب اُن سے عہدِ میثاق لے لیا گیا اور یہ بات ان

کے دلوں کی تہہ میں رکھ دی گئی اور اس عہد کی یاد دہانی کیلئے اُن کے پاس رسول آئے اور انہوں نے اس عہد کو یاد دلایا، کتابیں اتریں اور ان کے سامنے حق بیان کر دیا گیا تو اب یہ عذر کرنے کا ان کے پاس موقع نہ رہا۔ (بغوی، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۷۲، ۲/۱۷۸)

ایک اور مقام پر انسان اور جنوں کا اپنی ہی جانوں کے خلاف گواہ بننے کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالٰی نے فرمایا:

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَاؕ-قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ(130)

ترجمہ: اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر میری آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے آج کے اس دن کی حاضری سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور وہ خود اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

اس آیتِ مبارکہ میں جنات اور انسان دونوں سے خطاب ہوا کہ اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تمہیں میری آیتیں پڑھ پڑھ کے سناتے تھے اور تمہیں اس دن یعنی روزِ قیامت کی حاضری

اور عذابِ الٰہی سے ڈراتے تھے ؟ کافر جن اور انسان اقرار کریں گے کہ رسول اُن کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے زبانی پیام پہنچایا اور اس دن کے پیش آنے والے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں نے اُن کی تکذیب کی اور اُن پر ایمان نہ لائے، انہیں در اصل دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا۔ کفار کا یہ اقرار اس وقت ہو گا جب کہ اُن کے اعضاء و جوارح ان کے شرک و کفر کی گواہی دیں گے۔

رسولوں عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق اہم مسئلہ:

رسول صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں جنات سے نہیں۔ چونکہ یہاں جن و انس دونوں سے خطاب ہے اس لئے تَغۡلِیۡبًا یعنی جنوں کو انسانوں کے ماتحت شمار کرتے ہوئے مِنۡکُمۡ فرمایا گیا۔ بہر حال اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جنات میں نبی آئے، ہاں جنات کے لئے نبی آئے مگر وہ انسان تھے۔

وَ شَهِدُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ: اور وہ خود اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیں گے۔}

قیامت کا دن بہت طویل ہو گا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے جب کفار مومنین کے انعام و اکرام اور عزت و منزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفر و شرک سے انکار کر دیں گے اور اس خیال سے کہ شاید مکر جانے سے کچھ کام بن جائے، یہ کہیں گے ’’ وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشۡرِکِیۡنَ ‘‘ یعنی خدا کی قسم ! ہم مشرک نہ تھے۔ اس وقت ان کے مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی اور اُن کے اعضاء ان کے کفر و شرک کی

گواہی دیں گے، اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا۔ '' وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ '' (خازن، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۳۰، ۲/۵۷)

5: وہ جگہ جہاں گناہ کیا

یہ زمین جس پر ہم اپنی زندگی کے شب وروز بسر کرتے ہیں اوراس سے کسی قسم کی جھجک یا شرم محسوس کیئے بغیر ہر جائز وناجائز فعل کر گزرتے ہیں ۔ آج یہ ہماری کسی حرکت پر اپنے ردِعمل کا اظہار نہیں کرتی ، لیکن کل قیامت کے دن یہ بھی ہمارے بارے میں گواہی دے گی کہ ہم اس پر کیا کچھ کرتے رہے ہیں ؟ جس جگہ بندے نے گناہ کیا ہو گا، وہ جگہ، وہ زمین کا ٹکرا قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا چنانچہ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا

يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا(4)بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَاؕ(5)

ترجمہ: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔ سورۃ الزلزال آیت نمبر(5،6)

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں، ''بلاشبہ اللہ تعالی اس زمین کو زندہ، عقل مند اور بولنے والی بنا دے گا اور یہ پہچانے گی کہ اس پر بسنے والے کیا کیا عمل کرتے رہے ہیں ؟ پھر یہ نیک لوگوں کے حق میں اور گناہ گاروں کے

خلاف گواہی دے گی، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا، ''اِنَّ الْاَرْضَ لَتُخْبِرُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِکُلِّ عَمَلٍ عُمِلَ عَلَیْھَا یعنی بے شک قیامت کے دن زمین ہر اس عمل کے بارے میں بتائے گی جو اس پر کیا جاتا رہا۔'' پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

اور بروزِ قیامت زمین کا بولنا ہمارے مذھب کے نزدیک بعید نہیں ہے کیونکہ ہمارے نزدیک زندگی کے لئے جسم کا ہونا ضروری نہیں ہے، لہذا! اللہ تعالی زمین کو اس کی شکل، خشکی اور تنگی پر باقی رکھتے ہوئے اسے زندگی اور بولنے کی قوت عطا فرمائے گا، اس سے مقصود یہ ہو گا کہ زمین نافرمانوں سے شکوہ کر سکے اور فرمانبرداروں کا شکریہ ادا کر سکے، چنانچہ یہ کہے گی کہ ''فلاں شخص نے مجھ پر نماز پڑھی، زکوٰۃ دی، روزے رکھے اور حج کیا جبکہ فلاں نے کفر کیا، زنا کیا، چوری کی، ظلم کیا... حتّٰی کہ کافر (یہ سن کر) تمنا کرے گا کہ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

(خازن، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ:۵-۴، ۴/۴۰۱، تفسیر کبیر، الزّلزلۃ، تحت الآیۃ:۴، ۱۱/۲۵۵، ملتقطاً)

زمین کی خبریں:

اس سے معلوم ہوا کہ زمین ہمارے اعمال پر گواہ ہے اور قیامت کے دن یہ ہمارے سامنے ہمارے اعمال بیان کر دے گی۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ : قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) ثُمَّ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا

اَخْبَارُهَا؟ قَالُوا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ : فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولَ : عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ اَخْبَارُهَا.

ترجمہ: حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: (یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَاۙ(۴)) (پ۳۰، الزلزال: ۴) (ترجمۂ: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔) پھر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو زمین کی خبریں کیا ہیں؟“ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”اللہ تعالی اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم زیادہ جانتے ہیں۔“ فرمایا: ”بے شک زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ زمین کل بروزِ قیامت ہر مَرد اور عورت کے اُن اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کیے اور وہ زمین کہے گی: تو نے فلاں دن یہ عمل کیا اور فلاں دن فلاں کام کیا۔ یہ ہیں اس کی خبریں۔“

(ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ۷-باب منه، ۱۹۴/۴، الحدیث: ۲۴۳۷)

ہمارے گناہوں کا گواہ:

مذکورہ حدیث پاک میں اِس بات کا بیان ہے کہ ہم نے جس جگہ گناہ کیا ہوگا زمین کا وہ حصہ ہمارے اس گناہ کی گواہی دے گا کہ مجھ پر تو نے یہ گناہ کیا تھا، پھر ہمارے

پاس کوئی عذر نہ رہے گا۔ لہٰذا جب ہم اکیلے میں گناہ کریں تو یہ نہ سمجھیں کہ کوئی ہمارے گناہ کی گواہی دینے والا نہیں بلکہ قیامت کے دن زمین کا حصہ ہمارے ہر ہر گناہ کا گواہ ہے۔ خواہ ہم نے وہ گناہ ظاہری طور پر کیا ہو یا چھپ کر۔ عَلَّامَہ مُحَمَّد بِن عَلَّان شَافِعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ گواہی دے گی۔ یعنی زبان سے بولے گی جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے اور اُس دن زمین کو بولنے سے کوئی مانع نہیں کیونکہ یہ ممکن ہے اور بندوں پر اِتمامِ حجت کے لیے زیادہ مضبوط دلیل ہے۔"

(دلیل الفالحین، باب فی الخوف، ۲/۳۰۱، تحت الحدیث:۴۰۸)

زمین کے علاوہ کیے گئے گناہوں کی گواہی:

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو گناہ زمین پر کیا جائے اس کی گواہ تو زمین ہے لیکن جو گناہ سمندر میں، فضا میں یا پہاڑوں پر کیا جائے۔ کیا زمین اس کی گواہی بھی دے گی؟ اس کا جواب دیتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر مُحَدِّثِ کَبِیْر حَکِیْمُ الْاُمَّت مُفْتِی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: "زمین کی پیٹھ عام ہے خود زمین مکان کی چھت، پہاڑ کی چوٹی، سمندر کی سطح، ہوائی جہاز کی سیٹ جہاں بھی کوئی عمل کیا جاوے وہ زمین کی پیٹھ پر ہی ہے کیونکہ پہاڑ بھی زمین پر ہے اور پانی و ہوا بھی زمین پر، ان میں سے جہاں بھی کچھ کیا جاوے وہ زمین کی پیٹھ پر ہی ہے، قبر کو زمین کا پیٹ کہا جاتا ہے اور ظاہری زمین کو زمین کی پیٹھ۔" (مرآۃ المناجیح، ۷/۷۷۳)

عَلَّامہ مُلَّا عَلِی قَارِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: ”زمین کی گواہی اس طرح ہوگی کہ وہ کہے گی: فلاں نے میری پیٹھ پر فلاں دن فلاں مہینے میں فلاں نیکی یا فلاں گناہ کیا تھا۔ فرمایا: یہی گواہیاں اس کی خبریں ہیں۔“

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب الحشر، ۹/۴۸۴، تحت الحدیث: ۵۵۴۴)

زمین کو ہر شخص کی پہچان ہوگی:

حدیث پاک میں ہے: ”یہ ہیں اس کی خبریں۔“ اس فرمان عالی سے معلوم ہوا کہ زمین میں حواس ہیں، یہ عمل کرنے والوں کو بھی پہچانتی ہے، ان کے عملوں کو بھی، اس کی یہ جان پہچان تفصیل وار ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ زمین کو قیامت کے دن ہر ایک کی پہچان ہوگی، ان کا ہر عمل یاد ہوگا۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۳۷۷)

گناہوں سے بچنے کے دو عظیم نسخے:

محترم قارئین کرام! عموماً بندہ کسی کے سامنے یا کسی کی موجودگی میں کوئی گناہ کرتے ہوئے ڈرتا ہے لیکن تنہائی میں گناہ کرنے پر شیطان اس کو ابھارتا ہے اور پھر اس سے گناہ کرواتا ہے۔

تنہائی میں گناہ سے بچنے کے دو 2 عظیم نسخے پیش خدمت ہیں:

(1) اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے:

جب بھی نفس و شیطان کی طرف سے تنہائی میں کسی بھی گناہ کرنے کا ارادہ ذہن

میں آئے توفوراً یہ ذہن بنائیں کہ اگرچہ اس جگہ اور کوئی بھی موجود نہیں ہے یا اس جگہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہالیکن میرا رب تعالیٰ تو مجھے دیکھ رہا ہے۔ اگر کل بروز قیامت رب تعالیٰ نے مجھ سے استفسار فرمایا کہ اے میرے بندے! میں تو تیری خلوت و جلوت دونوں میں تجھے دیکھ رہا تھا، میں تو تیرے ہر اعلانیہ اور خفیہ فعل سے خبردار تھا تو پھر تو نے گناہ کیوں کیا؟ تو میں اپنے رب تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا؟ اِنْ شَآءَاللہ تعالی اگر یہ مدنی ذہن بن گیا تو گناہوں سے نجات میں بہت مُعاوَنت ملے گی۔

(2) یہ جگہ گواہی دے گی:

تنہائی میں گناہ سے بچنے کا یہ دوسرا نسخہ اس حدیث پاک میں ہی بیان فرمایا گیا ہے کہ جب کسی جگہ تنہائی میں گناہ کرنے کا وسوسہ نفس وشیطان کی طرف سے ذہن میں آئے تو بندہ فوراً یہ مدنی ذہن بنائے کہ اگرچہ اس جگہ کوئی موجود نہیں ہے اور کوئی مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن جس جگہ میں گناہ کرنے کا ارادہ کررہا ہوں کل بروزِ قیامت یہ جگہ تو میرے حق میں یا میرے خلاف رب تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہی دے سکتی ہے اور اگر خدانخواستہ اس جگہ نے میرے خلاف ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہی دی کہ ”اے اللہ تعالی! اس شخص نے مجھ پر فلاں وقت میں فلاں گناہ کیا تھا۔“ تو میرا کیا بنے گا؟ یقیناً جب سب کے سامنے میرے گناہ کی گواہی دی جائے گی تو شدید ذِلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حدیث سے سیکھنے کی باتیں:

مذکورہ حدیث سے مندرجہ ذیل باتیں سیکھی جا سکتی ہیں

(1) کل بروزِ قیامت زمین بھی ہمارے مختلف اعمال کی گواہی دے گی۔

(2) اللہ تعالی کل بروز قیامت زمین کو قوتِ گویائی عطا فرمائے گا اور پھر وہ گواہی دے گی۔

(3) سمندر یا فضا میں کیے جانے والے اعمال کی بھی زمین گواہی دے گی کیونکہ یہ سب زمین کی پیٹھ پر ہیں۔

(4) زمین کو بھی اللہ تعالی نے حواس عطا فرمائے ہیں کہ وہ ہر عمل کرنے والے اور اس کے مختلف اعمال کو بھی پہچانتی ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ گناہ کرتے وقت زمین سے محتاط رہے۔ حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا،

"تَحَفَّظُوْا مِنَ الْاَرْضِ فَاِنَّهَا اُمُّكُمْ وَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ عَامَلَ عَلَيْهَا خَيْرًا اَوْشَرًّا اِلَّا وَهِيَ مُخْبِرَةٌ بِهِ

ترجمہ: زمین سے محتاط رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھا یا برا عمل کرے گا، یہ اس کی خبر دے گی۔"

(معجم الکبیر، باب الرائ، ربیعۃ بن الغاز الجرشی ...الخ، ۵/ ۶۵، الحدیث: ۴۵۹۶)

زمین کا وہ ٹکڑا جہاں پر عمل کیا:

وہ زمین کا ٹکڑا یہ گواہی دے گا اے اللہ پاک یہ بندہ مجھ پر اکڑ کر چلتا تھا غرور اور تکبر کیساتھ اپنی گردن اونچی کر کے میرے اوپر چلتا تھا حالانکہ تکبر تو اللہ پاک کی چادر ہے باقی مخلوق میں اگر ذرا برابر بھی تکبر آگیا تو ارشاد ہے کہ اسکو جنت کی خوشبو تک نصیب نہیں ہوگی اسی لیے فرمایا لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا

ترجمہ: زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چل۔ لقمان ۱۸

اس کے علاوہ انسان زمین کے جس جس حصے پر گناہ کرتا ہے وہی حصہ قیامت والے دن بولے گا کہ الہیٰ اس نے میرے اوپر گناہ کیے۔ ہر زمین کا حصہ بولے گا گواہی دے گا چاہے آپ نے نیکی کی ہو اس خطے کے اوپر یا برائی۔

اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا

«مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً، فِي بُقْعَةٍ مِنْ بِقَاعِ الْأَرْضِ، إِلَّا شَهِدَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَبَكَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ يَمُوتُ»

کوئی شخص اپنی پیشانی کو زمین کے کسی حصہ پر نہیں رکھتا ہے، مگر یہ کہ وہ حصہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا اور اور اس پر روئے گی جس دن وہ مرے گا۔ (السنن الکبری للنسائي 407/10 برقم 11861)

بزرگان دین کا اپنے اعمال پر گواہ بڑھانے کا انوکھا انداز:

بعض بزرگ یہ کوشش کرتے تھے کہ مسجد کی مختلف جگہوں پر نماز پڑھیں اور ہمیشہ ایک ہی جگہ پر نماز نہیں پڑھتے تھے، یا اگر کسی گھر یا کسی دوسری جگہ داخل ہوتے تھے، پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے تاکہ قیامت کے دن اپنے لئے زیادہ سے زیادہ گواہ بنائیں۔ یہ بذات خود ایک ہوشیاری ہے جو مؤمن کے لئے مفید و مطلوب ہے۔

اور حضرت علی کے بارے میں ابن مردویہ کا بیان ہے کہ جب آپ بیت المال کا سب روپیہ اہلِ حقوق میں تقسیم کر کے اسے خالی کر دیتے تو بیت المال کی زمین پر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر فرماتے۔ تجھے گواہی دینی ہوگی کہ میں نے تجھ کو حق کے ساتھ بھرا اور حق کے ساتھ خالی کیا۔

اس جگہ میں نے گناہ کیا تھا:

حضرت سَیِّدُنا عطار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چند لوگ ایک مرتبہ باہر نکلے۔ ہم میں بوڑھے بھی تھے اور نوجوان بھی جو فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتے تھے حتی کہ طویل قیام کی وجہ سے ان کے پاؤں سوج گئے تھے اور آنکھیں اندر کو دھنس چکی تھیں، ان کی جلد کا چمڑا ہڈیوں سے مل گیا تھا اور رگیں باریک تاروں کی مثل معلوم ہوتی تھیں۔ ان کی حالت ایسی ہوگئی تھی کہ گویا ان کی جلد تربوز کا چھلکا ہو اور وہ قبروں سے نکل کر آرہے ہوں۔ ہمارے درمیان یہ گفتگو چل رہی تھی کہ کس طرح اللہ تعالٰی نے

اطاعت گزار لوگوں کو عزت بخشی اور نافرمان لوگوں کو ذلیل کیا، کہ اسی دوران ان میں سے ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کے دوست اسکے گرد بیٹھ کر رونے لگے ۔ سخت سردی کے باوجود اس کے ماتھے پر پسینہ آیا ہوا تھا۔ پانی لا کر اس کے چہرے پر چھڑکا گیا تو اسے افاقہ ہوا۔ جب اس سے ماجرا پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ "مجھے یہ یاد آگیا تھا کہ میں نے اس جگہ اللہ تعالٰی کی نافرمانی کی تھی۔" (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء)

ارتکابِ گناہ کے مقام سے گزرنے پر پسینہ آگیا:

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عتبہ غلام رضی اللہ عنہ ایک مکان کے پاس سے گزرے تو کانپنے لگے اور آپ کو پسینہ آگیا۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر فرمایا، "یہ وہی جگہ ہے جہاں میں نے چھوٹی عمر میں گناہ کیا تھا۔" (تنبیہ المغترین۔ ص ۵۷)

6:زبان

قیامت کے دن لوگوں کی زبان بھی ان کے خلاف گواہی دے گی چنانچہ اللہ تعالٰی ارشاد فرمایا

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(24)

ترجمہ: جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے

پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔(سورۃ النور آیت نمبر 24)

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ زبانوں کا گواہی دینا تواُن کے مونہوں پر مُہریں لگائے جانے سے پہلے ہوگا اور اس کے بعد مونہوں پر مُہریں لگادی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہوجائیں گے اور اعضاء بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے وہ ان کی خبر دیں گے۔(خازن، النور، تحت الآیۃ:۲۴، ۳/۳۴۵)

حضرت علامہ سیّد محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: مذکورہ اعضاء کی گواہی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک اپنی قدرتِ کاملہ سے انہیں بولنے کی قوت عطا فرمائے گا، پھر ان میں سے ہر ایک اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا کہ وہ ان سے کیا کام لیتا رہا ہے۔(تفسیر روح المعانی، ج۱۸، ص۴۴۲)

درۃ الناصحین میں ہے: قیامت کے دن ایک شخص بارگاہِ الٰہی میں آئے گا، اسے اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا، وہ اس میں کثیر گناہ دیکھے گا تو وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں نے تو یہ گناہ کئے ہی نہیں تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے پاس مضبوط گواہ موجود ہیں۔ تو وہ شخص اپنے دائیں بائیں دیکھے گا، لیکن کوئی گواہ نہ پائے گا تو وہ شخص کہے گا کہ وہ گواہ کہاں ہیں؟ پھر اللہ پاک اس کے اعضاء کو حکم دے گا تو کان کہیں گے کہ ہاں میں نے حرام سنا، پھر آنکھیں کہیں گی: ہاں میں نے حرام دیکھا تھا، پھر زبان کہے گی: ہاں

میں نے حرام بولا تھا، اسی طرح پھر پاؤں کہیں گے: ہاں ہم حرام کی طرف بڑھتے تھے، پھر شرمگاہ کہے گی: ہاں میں نے زنا کیا تھا، وہ شخص یہ سُن کر حیران رہ جائے گا۔

(ملخّصًا، المجلس الخامس والستون، ص ۲۹۴)

7,8,9: منہ، ہاتھ اور پاؤں

انسان کے جسم کے باقی اعضاء ہاتھ پاؤں یہ بھی گواہی دیں گے..

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ علی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ(65)

ترجمہ: آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

(سورۃ یٰسین آیت نمبر 65)

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ابتداء میں کفار اپنے کفر اور رسولوں عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے کا انکار کریں گے اور کہیں گے ،ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم ہرگز مشرک نہ تھے، تو اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا تاکہ وہ بول نہ سکیں ،پھر ان کے دیگر اَعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے سب بیان کردیں گے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ اَعضا جو گناہوں پر ان کے مددگار تھے وہ

ان کے خلاف ہی گواہ بن گئے۔

(خازن، یس، تحت الآیۃ:۶۵، ۴/۱۰، مدارک، یس، تحت الآیۃ:۶۵، ص۹۹۲، جلالین، یس، تحت الآیۃ:۶۵، ص۳۷۲، ملتقطاً)

قیامت کے دن انسان کی اپنی ذات اس کے خلاف گواہ ہوگی:

معلوم ہوا کہ بندہ اپنے جسم کے جن اَعضاء سے گناہ کرتا ہے وہی اَعضاء قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دیں گے اور اس کے تمام اعمال بیان کر دیں گے اور اس کی ایک حکمت یہ ہے کہ بندے کی ذات خود اس کے خلاف حجت ہو، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے کہ بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ پر، تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا اور صدقہ دیا، وہ بندہ اپنی اِستطاعت کے مطابق اپنی نیکیاں بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "ابھی پتا چل جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا: ہم ابھی تیرے خلاف اپنے گواہ بھیجتے ہیں۔ وہ بندہ اپنے دل میں سوچے گا: میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں سے کہا جائے گا: تم بولو۔ پھر اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال بیان کریں گی اور یہ اس لئے کیا جائے گا کہ خود اس کی ذات اس کے خلاف حجت ہو اور یہ بندہ وہ منافق ہو گا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا۔

(مسلم، کتاب الزہد والرقائق، ص ۱۵۸۷، الحدیث:۱۶(۲۹۶۸))

یاد رہے کہ مونہوں پر لگائی جانے والی مہر ہمیشہ کے لئے نہ ہوگی بلکہ اعضا کی گواہی لے کر توڑ دی جائے گی، اس لئے وہ دوزخ میں پہنچ کر شور مچائیں گے۔

، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تسبیح، تہلیل اور تقدیس کو خود پر لازم کرلو اس سے کبھی غفلت نہ برتنا اور اُنگلیوں پر شمار کیا کرو کیونکہ انہیں بولنے کی قوت عطا کی جائے گی۔ یعنی وہ بروزِ قیامت گواہی دیں گی۔

(ابوداؤد، 115/2، حدیث: 1501)

(نوٹ: تسبیح یعنی سُبْحٰنَ اللہ، تہلیل یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اور تقدیس یعنی سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ یا سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس)

10,11,12: آنکھ، کان اور کھال

اللہ تعالیٰ سورہ فصلت میں انسان کے اعمال پر گواہی کے بار ارشاد فرماتا ہے:

وَ یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ(19)حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(20) {وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (21)

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ (22)}

ترجمہ: اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتّٰی کہ بعد والے ان سے آملیں۔ یہاں تک کہ جب وہ (سب) آگ کے پاس آجائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔، اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ وہ کہیں گی: ہمیں اس اللہ نے بولنے کی قوت بخشی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے اور اس نے تمہیں پہلی مرتبہ بنایا اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں لیکن تم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔

[فصلت:22،21،20]

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، آپ اپنی قوم کے سامنے اس وقت کا ذکر فرمائیں جب قیامت کے دن پہلے اور بعد والے تمام کافروں کو انتہائی ذلت کے ساتھ ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اور ان میں سے جو کافر دوزخ کے

کنارے پر پہنچ جائیں گے انہیں روک دیا جائے گا یہاں تک کہ پیچھے رہ جانے والے کفاران کے پاس آجائیں، اور جب یہ کافر جہنم کے کنارے پہنچ جانے والے کافروں کے پاس پہنچیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اٹھیں گے اور انہوں نے ان اعضا سے دنیا میں جو جو عمل کئے ہوں گے وہ سب بتادیں گے۔

(تفسیر کبیر، فصلت، تحت الآیۃ:۲۰-۱۹، ۹/۵۵۵، روح البیان، حم السجدۃ، تحت الآیۃ:۲۰-۱۹، ۸/۲۴۷، مدارک، فصلت، تحت الآیۃ:۲۰-۱۹، ص ۱۰۷۳، ملتقطاً)

جب کفار کے اَعضا ان کے خلاف گواہی دیں گے اور ان کے اعمال بتادیں گے تو وہ حیران ہوکر اپنی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ وہ کھالیں کہیں گی: ہمارا بولنا کوئی عجیب بات نہیں کیونکہ ہمیں بولنے پر اس اللہ تعالیٰ نے قدرت اور قوت دی ہے جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے، اس لئے اس کی دی ہوئی قوت سے ہم نے تمہارے تمام برے اعمال کو کچھ چھپائے بغیر بیان کر دیا اور اس اللہ تعالیٰ کی شان تو یہ ہے کہ وہ تمہیں پہلی بار بنانے اور تمہیں دوبارہ زندہ کرکے اپنی سزا کی طرف لوٹانے پر قدرت رکھتا ہے اور ایسے قادر رب تعالیٰ کا ہمیں بولنے کی طاقت دے دینا کوئی عجیب بات نہیں۔

(مدارک، فصلت، تحت الآیۃ:۲۱، ص ۱۰۷۳، روح البیان، حم السجدۃ، تحت الآیۃ:۲۱، ۸/۲۴۸، ملتقطاً)

آیت میں ان لوگوں کے شبہ کا بھی جواب دیدیا جو یہ سوچیں کہ اَعضاء کیسے بولیں گے ؟ تو فرمایا کہ

اعضاء کو بولنے کی طاقت وہ اللہ تعالی دے گا جس نے سب کو بولنے کی طاقت دی تو جو زبان جیسے ایک چھوٹے سے عضو کو بولنے کی طاقت دے سکتا ہے وہ دیگر اعضاء کو بھی بولنے کی طاقت دے سکتا ہے۔

آخر الذکر آیت ”وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ“ (اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے۔} کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے کافروں کو کہا جائے گا کہ اے کافرو! تم چھپ کر گناہ کرتے تھے لیکن اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان ، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں اور تمہیں تو اس کا گمان بھی نہ تھا کیونکہ تم تو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزا ملنے کے سرے ہی سے قائل نہ تھے اور تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے وہ کام نہیں جانتا جو تم چھپا کر کرتے ہو۔

(خازن، فصلت، تحت الآیۃ: ۲۲، ۴/۸۴، مدارک، فصلت، تحت الآیۃ: ۲۲، ص ۱۰۷۳، ملتقطاً)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”کفار یوں کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کی باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اسے نہیں جانتا۔

(خازن، فصلت، تحت الآیۃ: ۲۲، ۴/۸۴)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بَیْتُ اللہ کے پاس دو قرشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قرشی جمع ہوئے، یہ بہت موٹے اور جسیم تھے اور ان کے دلوں میں سمجھ بوجھ بہت کم تھی، ان میں سے ایک نے کہا: کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سن رہا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم زور سے باتیں کریں گے تو وہ سنے گا اور اگر آہستہ باتیں کریں گے تو وہ نہیں سنے گا۔ ایک اور نے کہا: اگر وہ ہماری زور سے کی ہوئی باتیں سن سکتا ہے تو وہ ہماری آہستہ سے کی ہوئی باتیں بھی سن سکتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ حم السجدۃ، باب و ذلکم ظنّکم الذی ظننتم بربّکم۔۔۔ الخ، ۳/ ۳۱۹، الحدیث: ۴۸۱۷)

جسم کے سارے اعضا گواہ:

اور احادیث میں بھی اس کی وضاحت اور تفصیل موجود ہے۔

اور حضرت انس کہتے ہیں کہ (ایک دن) ہم رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یکایک ہنسنے لگے اور پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو میں کیوں، ہنس رہا ہوں؟ حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا میں (قیامت کے دن) بندہ اور اللہ کے درمیان منہ در منہ گفتگو ہونے کا خیال کر کے) ہنس رہا ہوں! (اس دن) بندہ کہے گا کہ اے پروردگار کیا تو نے

مجھ کو ظلم سے پناہ نہیں دی ہے ؟ (یعنی کیا تو نے نہیں فرمایا کہ میں اپنے بندوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا (یہ سن کر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہاں تجھ کو (میں نے پناہ دی ہے اور میں یقینا بندوں پر ظلم نہیں کرتا) تب بندہ کہے گا کہ اگر تو نے مجھ کو ظلم سے پناہ دی ہے تو) میں اپنے متعلق اس کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہتا کہ میرے بارے میں گواہی دینے والا مجھ ہی میں سے ہو آنحضرت ﷺ نے فرمایا (بندے کی یہ بات سن کر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ (مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے) آج کے دن تیرے بارے میں خود تیری ذات کی گواہی دیں گے آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر بندے کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی (یعنی اس کی قوت گویائی کو معطل کر دیا جائے گا) اور اس کے بعد اس کے تمام اعضاء وجسم کو حکم دیا جائے گا کہ بولو، چنانچہ اس کے جسم کے اعضاء اس کے (ان) اعمال کو بیان کریں گے جو اس نے ان اعظاء کے ذریعہ کئے تھے پھر اس بندے اور اس کی گویائی کے درمیان سے (پردہ) اٹھا دیا جائے گا (یعنی اس کے منہ کو جو مہر لگائی گئی تھی اس کو توڑ دیا جائے گا اور اس کی قوت گویائی بحال ہو جائے گی جس سے وہ پہلے کی طرح باتیں کرنے لگے گا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ (یہ صورت حال دیکھ کر اپنے اعضاء جسم سے) کہے گا کہ دور ہو بدبختو اور ہلاک ہو، میں تو تمہاری ہی طرف سے اور تمہاری ہی نجات کے لئے لڑ جھگڑ رہا تھا۔

(مسلم)

حدیث کی وضاحت:

میرے بارے میں گواہی دینے والا مجھ ہی میں سے ہو یعنی مجھے یہ گوارہ نہیں ہے کہ میرے اعمال و کردار اور میری دنیاوی زندگی کے بارے میں گواہی دینے والا کوئی دوسرا ہو، میں تو صرف اس گواہ کو تسلیم کروں گا جو میری ذات کے اندر سے پیدا ہو گویا بندہ تو یہ خیال کرے گا کہ میری ذات کے اندر سے گواہی دینے والا کون ہو سکتا ہے کیونکہ کوئی ذات خود اپنے کو ضرر و نقصان پہنچانے کے لئے گواہی نہیں دیا کرتی، لیکن اس کو یہ خیال نہیں آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر بھی پوری طرح سے قادر ہے کہ وہ اس بندے کی ذات میں سے ایسا گواہ پیدا کر دے جو اس کے خلاف گواہی دے اور اس کو اللہ کے حکم کے خلاف انکار کی مجال اور دم مارنے کی گنجائش نہ ہو! پس رسول اللہ ﷺ کے ہنسنے کا سبب یہی تھا کہ حق تعالیٰ کے سامنے بندہ کا اس طرح کلام کرنا کہ خود اپنے جال میں پھنس جائے اس کی کس درجہ کی مضحکہ خیز حرکت ہوگی۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ کے منہ کو مہر لگانا ان اعضاء جسم کا اعمال کے بارے میں گواہی دینا جن کے ذریعہ بندے نے وہ عمل کئے ہوں گے اور پھر اس بندے کا اپنی نادانی پر جھنجھلاہٹ کی وجہ سے اپنے ان اعضاء جسم کو برا بھلا کہنا اور ان کو بددعا دینا جیسے عجیب و غریب امور کا خیال کر کے آپ ﷺ ہنسے۔ خود بندے کی درخواست اور خواہش کے مطابق خود اسی کے اعضاء جسم کو اس کے بارے میں گواہ بنانے کے بعد پھر نامہ اعمال لکھنے والے

فرشتوں کو بھی گواہ بنانا مقصود سے زائد بات اور اس کا سبب یہ ہوگا کہ اعضاءِ جسم جو گواہی دیں گے اس کی تصدیق و توثیق ہو جائے اور بندے کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ یہ اعضاءِ جسم درست گواہی نہیں دے رہے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ صرف فرشتوں کو گواہ بنائے گا تو یہ بات اس قرارداد کے خلاف ہوگی جو اس کے اور بندے کے درمیان طے پائی گی حاصل یہ کہ اصل گواہ تو بندے کے اعضاءِ جسم ہی ہوں گے جن کو خود بندے کی غرض و خواہش کے مطابق گواہ بنایا جائے گا اور ان اعضاءِ جسم کی گواہی ثابت کرنے کے لئے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو بطور زائد گواہ پیش کیا جائے گا، لہذا یہ اعتراض پیدا نہیں ہونا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کی غرض و خواہش کو مان کر اس کی ذات کے اندر سے، یعنی اسی کے اعضاءِ جسم کو گواہ بنائے گا تو فرشتوں کو گواہ بنانے کی کیا ضررت ہوگی۔ دور ہٹو بد بختو اور ہلاک ہو الخ یعنی جب وہ بندہ دیکھے گا کہ یہ میرے اعضاءِ جسم تو میرے ہی خلاف گواہی دے رہے ہیں، ادھر ان اعضاءِ جسم کا اس کے خلاف گواہ بننا خود اس کی درخواست و خواہش کے مطابق ہوگا، تو وہ اس صورت حال سے جھنجلا جائے گا اور اپنے اعضاءِ جسم کو برا بھلا کہنے لگے گا کہ کمبختو، میں تمہاری ہی طرف سے لڑ جھگڑ رہا تھا تاکہ تمہیں اعمال بد کی سزا نہ بھگتنی پڑے، لیکن اپنے خلاف خود تم ہی گواہی دے رہے ہو اور اپنے آپ کو عذاب و ہلاکت میں ڈال رہے ہو یا یہ کہ میں دنیا میں تمہاری ہی وجہ سے بندوں سے لڑتا جھگڑتا تھا، تمہیں نقصان و ضرر سے بچانے

کے لئے دوسروں کو نقصان پہنچایا کرتا تھا، تمہاری راحت اور تمہارے کام کی وجہ سے فلاں فلاں پر عمل کیا کرتا تھا، ہر وقت تمہاری ہی حفاظت اور تمہاری ہی مدد میں لگا رہتا تھا اور تمہیں ہی اپنا دوست و غم خوار مانتا تھا مگر آخر کو تم ہی میرے دشمن اور میرے بدخواہ نکلے اور مجھے عذاب خداوندی کے حوالہ کئے جانے کا سبب بنے! حدیث میں ان اعضاءِ جسم کا وہ جواب ذکر نہیں کیا گیا ہے جو وہ آخر میں بندے کی یہ بات سن کر دیں گے، لیکن قرآن کی ایک آیت میں ان کے اس جواب کی طرف یوں اشارہ کیا گیا ہے۔

(وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ) (41۔ فصلت 21) اور وہ اپنی جلدوں سے (یعنی اپنے اعضاءِ جسم سے) کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ تو وہ جلدیں کہیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے بلایا ہے جس نے ہر ایک کو بلایا ہے اور اس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

13,14,15 انسان کی ران گوشت اور ہڈیاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے سے تمہیں

کوئی تکلیف ہوتی ہے ؟صحابہ نے عرض کیا نہیں !آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے !تم کو اپنے رب کو دیکھنے سے صرف اتنی تکلیف ہوگی جتنی تم کو سورج یا چاند کے دیکھنے سے تکلیف ہوتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ بندہ سے ملاقات کرے گا اور اس سے فرمائے گا: اے فلاں !کیا میں نے تجھ کو عزت اور سرداری نہیں دی تھی !کیا میں نے تجھ کو زوجہ نہیں دی تھی !اور کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کئے تھے !اور کیا میں نے تجھ کو ریاست اور خوشحال زندگی میں نہیں چھوڑا ہوا تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا' کیا تو یہ گمان کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے ؟وہ کہے گا نہیں !اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے بھی تجھ کو اسی طرح بھلا دیا ہے جس طرح تو نے مجھ کو بھلا دیا تھا! پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندہ سے ملاقات کرے گا اور فرمائے گا: کیا میں نے تجھ کو عزت اور سیادت نہیں دی تھی !کیا میں نے تجھ کو زوجہ نہیں دی تھی !کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کئے تھے !اور کیا میں نے تجھ کو ریاست اور خوشحال زندگی میں نہیں چھوڑا تھا۔ وہ شخص کہے گا کیوں نہیں ! اے میرے رب !اللہ تعالیٰ فرمائے گا' کیا تیرا یہ گمان تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے ؟ وہ کہے گا: نہیں !اللہ تعالیٰ فرمائے گا' وہ بندہ کہے گا: اے میرے رب !میں تجھ پر' تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا۔ میں نے نماز پڑھی۔ روزہ رکھا اور صدقہ دیا اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنی نیکیاں بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابھی پتا

چل جائے گا' پھر اس سے کہا جائے گا ہم ابھی تیرے خلاف اپنے گواہ بھیجتے ہیں! وہ بندہ اپنے دل میں سوچے گا کہ میرے خلاف کون گواہی دے گا! پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران' اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں سے کہا جائے گا تم بتائو! پھر اس کی ران' اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کو بیان کریں گے اور یہ معاملہ اس وجہ سے کیا جائے گا کہ خود اس کی ذات سے اس کے خلاف حجت قائم ہو اور جس شخص کا ذکر کیا گیا ہے یہ وہ منافق ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۶۹۲'سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۰۷۳'سنن الترمذی رقم الحدیث: ۸۲۴۲)

قیامت کے دن سب سے پہلے کلام کرنے والا عضو انسانی:

حکیم بن معاویہ اپنے والد (رض) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم قیامت کے دن اس حال میں آئو گے کہ تمہارے مونہوں پر پٹی باندھی ہوئی ہوگی اور کسی آدمی کا جو عضو سب سے پہلے کلام کرے گا وہ اس کی بائیں ران اور اس کی ہتھیلی ہوگی۔

(مسند احمد ج ۴ ص ۳ قدیم' مسند احمد رقم الحدیث: ۹۰۹۹۱' دارالحدیث قاہرہ)

انسان جب شہوانی گناہ سے لذت حاصل کرتا ہے تو جو عضو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ لذت حاصل کرتا ہے وہ اس کی ران ہوتی ہے اور بائیں عضو کی اس لئے تخصیص کی گئی ہے کیونکہ بائیں ران کی شہوت دائیں ران کی بہ نسبت زیادہ قوی ہوتی

ہے۔(النکت والعیون ج۵ص ۸۲۔۲۷'دارالکتب العلمیہ بیروت)

نیک اعمال کی بذریعہ اعضاء گواہی:

جیسے یہ اعضاء گناہوں کی گواہی دیں گے ایسے ہی ہمارے نیک اعمال کی بھی گواہی دیں گے چنانچہ

حضرت یسیرہ(رضی اللہ عنہا)بیان کرتی ہیں کہ ہم سے رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے فرمایا کہ تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس پڑھنے کو لازم کرلو اور پوروں (انگلیوں کے سروں)سے ان کا شمار کیا کرو'کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور ان سے کلام طلب کیا جائے گا اور تم(ان کو پڑھنے سے)غافل نہ ہو اور اللہ کی رحمت کو بھول نہ جانا۔(سنن الترمذی رقم الحدیث ۳۵۸۳)

رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے انگلیوں کے سروں سے تسبیحات کو شمار کرنے کا حکم دیا تاکہ انہوں نے ان سے جو گناہ کئے ہیں وہ ساقط ہوجائیں۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ خواتین گنتی اور شمار کو جانتی تھیں۔تسبیح کا معنی ہے سبحان اللہ پڑھنا اور تہلیل کا معنی ہے لا الہ الا اللہ پڑھنا'اور تقدیس کا معنی ہے سبحان الملک القدوس یا سبح قدوس رب الملاءکۃ والروح پڑھنا۔آپ نے فرمایا:ان سے سوال کیا جائے گا'یعنی قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا کہ تم نے ان انگلیوں سے کیا کام لیا تھا اور آپ نے فرمایا ان سے کلام طلب کیا جائے گا'یعنی یہ انگلیاں قیامت کے دن اپنے

صاحب کے موافق یا مخالف گواہی دیں گی۔

16: نامہ اعمال

وہ نامہ اعمال جو فرشتے لکھ رہے ہیں وہ ریکارڈ اور نامہ اعمال بھی ہمارے ہر ہر فعل کی گواہی دے گا جس میں گناہوں کی گواہی بھی شامل ہے چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید میں مجرموں کا قول نقل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَاۚ-وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًاؕ-وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا(49)

ترجمہ: اور نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ (سورۃ الکہف: آیت نمبر 49)

اس آیت میں قیامت کا وہ اہم اور نازک ترین مرحلہ بیان کیا گیا ہے جہاں جنتی اور جہنمی ہونے کا اعلان ہونا ہے کہ ہر بندے کا نامۂ اعمال اس کو دیا جائے گا، مومن کا

دائیں ہاتھ میں اور کافر کا بائیں میں۔ اس وقت نامہ اعمال کو دیکھ کر جو برے لوگوں کی حالت ہوگی وہ دہشت انگیز ہوگی کہ وہ نامہ اعمال دیکھ کر ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے، ایک ذرے کے برابر بھی کوئی گناہ ہوگا تو وہ نامہ اعمال میں درج ہوگا اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔ آیت کے آخر میں فرمایا کہ تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا، نہ کسی پر بغیر جرم عذاب کرے گا اور نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے گا۔ حضرت فضیل بن عیاض رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اس آیت کی تلاوت فرماتے تو کہتے: ہائے بربادی، اے لوگو! کبیرہ گناہوں سے پہلے صغیرہ گناہوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرلو۔

(قرطبی، الکہف، تحت الآیۃ:۴۹، ۵/۳۰۲، الجزء العاشر)

معلوم ہوا کہ جب دربار خداوندی میں حاضری ہوجائے گی اور وہاں حساب ہوگا اور پیشی ہوگی تو اگرچہ اللہ تعالیٰ کو حجت قائم کیے بغیر بھی سزا دینے کا اختیار ہے لیکن وہ حجت قائم کرکے سزا دے گا یہ حجت اعمال ناموں کے ذریعہ بھی اور انسانوں کے اعضاء کی گواہی سے بھی قائم ہوگی اور بعض دوسری چیزیں بھی گواہی دیں گی، اعمال نامے پیش ہوں گے، ہر شخص کا اعمال نامہ کھلا ہوگا جو اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔ اچھے لوگوں کا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں اور برے لوگوں کے اعمال نامے پشت کے

پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

اپنے اپنے اعمال نامے دیکھیں گے ان میں ہر چھوٹا بڑا عمل لکھا ہو گا نافرمان اسے دیکھ کر ڈریں گے اور یوں کہیں گے کہ کاش یہ اعمال نامہ ہمارے سامنے نہ آتا جیسا کہ سورۃ الحاقہ میں فرمایا:

(وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابه بِشِمَالِه فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتَابِيَه وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَه)

ترجمہ: (تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو میرا نامۂ اعمال پڑھ لو۔ بیشک مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں) سورۃ الحاقہ:۲۰

مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشی کے وقت اعمال نامے تقسیم ہوں گے تو جسے اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہے اور وہ انتہائی فرحت و سُرور کے ساتھ اپنی جماعت، اپنے اہلِ خانہ اور قرابت داروں سے کہے گا کہ لو میرے نامۂ اعمال کو پڑھ لو، مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا (اسی لئے میں نے اس کی تیاری کر لی تھی اور حساب دینے سے پہلے اپنا محاسبہ خود کر لیا تھا)۔

(صاوی، الحاقۃ، تحت الآیۃ:۲۰-۱۹، ۲۲۲۸/۶، خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ:۲۰-۱۹، ۳۰۵/۴، ملتقطاً)

صغیرہ گناہوں سے بھی بچیں:

اس آیتِ مبارکہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر کبیرہ گناہوں سے بچے اور اس کے ساتھ ساتھ صغیرہ گناہوں سے بھی خود کو بچانے کی کوشش کرے کیونکہ قیامت کے دن صغیرہ اور کبیرہ ہر طرح کے گناہ نامہ اعمال میں لکھے ہوئے ملیں گے اور اس دن ہر شخص اپنے اعمال کے درخت کا پھل پائے گا۔ کثیر اَحادیث میں صغیرہ گناہوں سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، ان گناہوں سے تم بھی پرہیز کرو جنہیں تم حقیر سمجھتی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا بھی سوال ہو گا۔

(ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الذنوب، ۴/۴۸۸، الحدیث: ۴۲۴۳)

حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "تم ان گناہوں سے بچو جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو، ان گناہوں کی مثال اس قوم (کے لوگوں) کی طرح ہے جو ایک وادی میں اترے تو ایک شخص ایک لکڑی لے آیا اور دوسرا شخص دوسری لکڑی لے آیا یہاں تک کہ انہوں نے اتنی لکڑیاں جمع کر لیں جنہیں جلا کر انہوں نے اپنی روٹیاں پکا لیں (یعنی لکڑیوں کو آگ لگانے کیلئے چھوٹی لکڑیوں کو آگ لگائی جس سے بڑی لکڑیوں کو بھی آگ

لگ گئی، گویا یہی حال صغیرہ گناہوں کے اِرتکاب سے کبیرہ تک جانے کا ہے)، اور بے شک صغیرہ گناہ کرنے والے کا جب مُؤاخذہ کیا جاتا ہے تو یہ گناہ اسے ہلاک کر دیتے ہیں (معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۵/۲۷۸، الحدیث: ۷۳۲۳)

علامہ عبدالرؤف مناوی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "(اس حدیث میں چھوٹے گناہوں سے بچنے کا فرمایا گیا) کیونکہ جس طرح چھوٹی نیکیاں بڑی نیکیاں کرنے کا سبب بن جاتی ہیں اسی طرح صغیرہ یعنی چھوٹے گناہ، کبیرہ یعنی بڑے گناہوں کے اِرتکاب کا سبب بن جاتے ہیں ، امام محمد غزالی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں 'صغیرہ گناہوں میں سے بعض گناہ دوسرے گناہوں کی طرف لے جاتے ہیں حتّٰی کہ اصل سعادت فوت ہوجاتی ہے اور خاتمہ کے وقت ایمان سے ہی محرومی ہوجاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ جسے چاہے صغیرہ گناہ پر عذاب دیدے اور جس کے لئے چاہے کبیرہ گناہ بخش دے۔

(فیض القدیر، حرف الہمزۃ، ۳/۱۶۴، تحت الحدیث: ۲۹۱۶)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ(69)

ترجمہ: اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور کتاب رکھی جائے گی

اور انبیاء اور گواہی دینے والے لائے جائیں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔(سورۃ الزمر:۶۹)

اس آیت کے حصے (حساب کے لئے اَعمال کی) کتاب رکھی جائے گی" میں اِس کتاب سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے کہ جس میں قیامت تک ہونے والے دنیا کے تمام اَحوال اپنی مکمل تفصیلات کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں یا اس سے ہر شخص کا اعمال نامہ مراد ہے جو اس کے ہاتھ میں ہوگا،

(جمل، الزّمر، تحت الآیۃ:۶۹، ۶/۴۵۱-۴۵۰، تفسیر کبیر، الزّمر، تحت الآیۃ:۶۹، ۹/۴۷۸-۴۷۷، روح البیان، الزّمر، تحت الآیۃ:۶۹، ۸/۱۴۰، ملتقطاً)

جیسا کہ ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖؕ-وَ نُخْرِ جُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا(13)اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ-كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًاؕ(14)"(بنی اسرائیل:۱۴،۱۳)

ترجمۂ:اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگادی ہے اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔۔(فرمایا جائے گا کہ) اپنا نامۂ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے۔

یعنی جو کچھ کسی بھی آدمی کے لئے مقدر کیا گیا ہے، اچھا یا برا، نیک بختی یا بدبختی وہ اس کو اس طرح لازم ہے اور ہر وقت اس طرح اس کے ساتھ رہے گی جیسے گلے کا ہار کہ آدمی جہاں جاتا ہے وہ ساتھ رہتا ہے، کبھی جدا نہیں ہوتا۔

(خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱۳، ۳/۱۶۸، ملخصًا)

معلوم ہوا کہ قسمت کو گلے میں لگانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کے تمام اعمال ہر لمحے لکھے جا رہے ہیں جو اسکے اچھے یا برے انجام کی نشان دہی کرتے ہیں، اور جب قیامت آئے گی تو یہ سارا اعمال نامہ اسکے سامنے کھول کر رکھ دیا جائے گا جسے وہ خود پڑھ سکے گا، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں ان پڑھ تھا قیامت کے دن اسے بھی اپنا اعمال نامہ پڑھنے کی صلاحیت دے دی جائے گی۔

امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نَوِشْتہ ڈال دیا جاتا ہے۔ (جلالین، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱۳، ص ۲۳۱)

پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو آدمی کا نامۂ اعمال کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا اور اس کے بعد کا مرحلہ اگلی آیت میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اس سے فرمایا جائے گا: اپنا نامۂ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے۔

{إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ (17) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (18) } [ق: 17 - 19]

ترجمہ: جب اس سے لینے والے دو فرشتے لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔

یعنی ہم اس وقت بھی انسان کے دل کی رگ سے زیادہ اس کے قریب ہوتے ہیں جب انسان کا ہر عمل اور ہر بات لکھنے پر مامور دو فرشتے اس کا ہر قول اور فعل لکھ لیتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتہ دائیں جانب نیکیاں لکھنے کیلئے اور دوسرا بائیں جانب برائیاں لکھنے کیلئے بیٹھا ہوا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی بے نیاز ہے کیونکہ وہ سب سے زیادہ پوشیدہ چیز کو بھی جاننے والا ہے اور نفس کے وسوسے تک اس سے چھپے نہیں ہیں البتہ یاد رہے کہ فرشتوں کا لکھنا حکمت کے تقاضے کے مطابق ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال نامے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔

(خازن، ق، تحت الآیۃ: ۱۷، ۴/۱۷۶، مدارک، ق، تحت الآیۃ: ۱۷، ص ۱۱۶۱، ملتقطاً)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے تمام اچھے برے کاموں کو ریکارڈ کرنے کے لئے دو فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں جو ہر وقت اسکے دائیں اور بائیں موجود ہوتے ہیں، لیکن یہ انتظام صرف اس لئے کیا گیا ہے تاکہ انسان کے اعمال نامے کو قیامت کے دن خود اس کے سامنے حجت کے طور پر پیش کیا جاسکے، ورنہ اللہ تعالیٰ کو انسان کے اعمال جاننے کے لئے کسی اور کی مدد کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ وہ ہر انسان کے دل میں

پیدا ہونے والے خیالات تک سے خوب واقف ہے، اور انسان کی شہہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (62)}[المؤمنون : 62]

اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو (سب کا حال) ٹھیک ٹھیک بول دے گی، اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔

محترم قارئین کرام ! بعدِ موت قبر میں طویل عرصے تک قیام کرنے کے بعد قیامت قائم ہونے پر جب ہم میدانِ محشر میں پہنچیں گے تو ہمارے اِن تمام اعمال کو ہمارے سامنے لایا جائے گا، جس کا بیان قرآن پاک میں مختلف مقامات پر کیا گیا ہے، چنانچہ...

(1) سورۃ التکویر میں ہے...

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ(۱۰)

ترجمہ: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں (گے)۔"

(پ۳۰، التکویر:۱۰)

علامہ جلا ل الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اس آیت کے تحت تفسیر درِ منثور میں حضرت سیدنا ابنِ جریج رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ، "جب انسان مرجاتا ہے

تو اس کا اعمال نامہ لپیٹ دیا جاتا ہے پھر قیامت کے دن اسے کھولا جائے گا اور بندہ اس میں درج کی گئی باتوں کا حساب دے گا۔(ج ۸، ص ۳۹۴)

(2)سورۃ النبا میں ہے،...

يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

ترجمہ: جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھ نے آگے بھیجا۔

(پ ۳۰۔النبا ۴۰)

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے، ''یعنی بندے پر اس کے تمام اچھے برے، نئے پرانے اعمال پیش کیئے جائیں گے۔''(ج ۸، ص ۳۱۳)

(3)سورۃ النازعات میں ہے...

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰىۙ(۳۵)

ترجمہ: اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی۔''

(پ ۳۰۔النازعات ۳۵)

(4)سورۃ التکویر میں ہے،...

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْؕ(۱۴)

ترجمہ: ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔''

(پ ۳۰۔التکویر ۱۴)

(5)سورۃ الانفطار میں ہے،...

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْؕ(۵)

ترجمہ: ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے۔"

(پ۳۰۔الانفطار:۵)

(6)سورۃ العٰدیٰت میں ہے،...

اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِۙ(۹) وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِۙ(۱۰)

ترجمہ: جب اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں، اور کھول دی جائے گی جو سینوں میں ہے۔"

(پ۳۰۔العٰدیٰت:۹،۱۰)

(7)سورۃ الانبیاء میں ہے،...

وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـاؕ- وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَاؕ-وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِیْنَ(۴۷)

ترجمہ: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے

اور ہم کافی ہیں حساب کو۔"

(پ ۱۷، الانبیاء ۴۷)

(8) سورۃ المجادلہ میں ہے،...

یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْاؕ-اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُؕ-وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ۠(۶)

ترجمہ: جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کوتک (کام) جتا دے گا اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔"

(پ ۲۸، المجادلۃ ۶)

صرف یہی نہیں بلکہ ہمیں اپنے نامۂ اعمال کو سب کے سامنے پڑھ کر سنانا ہوگا، اور اپنے کئے کا حساب دینا ہوگا جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوتا ہے...

وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا(۱۳) اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ-كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًاؕ(۱۴)

ترجمہ: اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ (یعنی نامۂ اعمال) نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔ (پ ۱۵۔ بنی اسرائیل: ۱۳، ۱۴)

اور حدیث پاک میں ہے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، ”مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ۔ ترجمہ: تم میں سے ہر ایک سے اس کا رب تعالی عنقریب گفتگو کرے گا (یعنی اس سے حساب لے گا) جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔“

((صحیح البخاري، رقم الحدیث 3595 مطبوعہ دار طوق النجاۃ)،

اس کے بعد ہمیں اِن اعمال کا پورا پورا بدلہ جزاء یا سزا کی صورت میں دیا جائے گا، جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،...

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ(٦) فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ(٧) وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۠(٨)

ترجمہ: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر تاکہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

(پ۳۰، الزلزال ۶، ۷، ۸)

اور سرورِ کونین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا،

” اَلْبِرُّ لَا يَبْلٰى وَالْاِثْمُ لَا يُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَنَامُ فَكُنْ كَمَا شِئْتَ كَمَا تُدِيْنُ تُدَانُ۔

نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی ، گناہ کبھی نہیں مٹایا جاتا ، جزاء دینے والا (اللہ تعالی) کبھی نہیں سوتا، تم جو چاہے بن جاؤ، تم جیسا کروگے ویسا بھروگے ۔"

(فتح الباری، کتاب التوحید، جلد ۱۴، ص ۳۸۹)

پھر جس کسی کو بخشش و نجات کا پروانہ ملے گا وہ خوشی سے پھولے نہ سمائے گا، جیساکہ سورہ عبس میں ارشاد ہوتا ہے،...

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ (۳۸) ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ (۳۹)

ترجمہ: کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے، ہنستے خوشیاں مناتے ۔"

(پ ۳۰، عبس ۳۸، ۳۹)

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے، "یعنی ان کے دل میں پائی جانی والی خوشی ان کے چہروں سے پھوٹ رہی ہوگی اور یہی لوگ جنتی ہوں گے ۔"

(ج ۸، ص ۳۲۷)

جبکہ سورۃ الانشقاق میں ارشاد ہوتا ہے،...

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ (۷) فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا (۸) وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (۹)

ترجمہ: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے (گا)، اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا، اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد (خوشی خوشی)

پلٹے گا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ شخص اپنے گناہوں کو پہچانے گا پھر اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(التفسیر الدر المنثور، ج۸، ص۴۱۹)

اور سورۃ الحآقہ میں ارشاد ہوا،...

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ(۱۸) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ-فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۚ(۱۹)

ترجمہ: اس دن تم سب پیش ہو گے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی، تو وہ جسے اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو۔

نیز سورۃ القارعۃ میں فرمایا،...

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ(۶) فَهُوَ فِیْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ(۷)

ترجمہ: تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں، وہ تو من مانتے عیش (یعنی جنت) میں ہیں۔ (پ۳۰، القارعۃ:۶،۷)

اور جسے اس کی شامتِ اعمال کے باعث دوزخ میں جانے کا حکم سنایا جائے گا، وہ انتہائی مغموم ہو گا جیسا کہ سورۃ الحآقہ میں ارشاد ہوتا ہے،...

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ﳔ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْۚ(۲۵) وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْۚ(۲۶)

ترجمہ: اور وہ جسے اپنانامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ (یعنی نامۂ اعمال) نہ دیا جاتا، اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔" (پ۲۹۔الحاقہ:۲۵،۲۶)

اور سورۃ الانشقاق میں ہے

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖۙ(۱۰) فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًاۙ(۱۱) وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًاؕ(۱۲)

ترجمہ: اور وہ جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے، وہ عنقریب موت مانگے گا اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔(پ۳۰،الانشقاق:۱۰،۱۱،۱۲)

نیکیوں کا پلڑا بھاری ہے یا گناہوں گا؟:

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ قبرستان کے پاس سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ لوگ ایک مردے کو دفن کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ بھی ان کے قریب جاکر کھڑے ہو گئے اور قبر کے اندر جھانک کر دیکھنے لگے۔ اچانک آپ نے رونا شروع کر دیا اور اتنا روئے کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑے۔ لوگ مردے کو دفن کرنے کے بعد آپ کو چارپائی پر ڈال کر گھر لے آئے۔

کچھ دیر بعد حالت سنبھلی اور آپ ہوش میں آئے تو لوگوں سے فرمایا، ''اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ مجھے پاگل سمجھیں گے اور گلی کے بچے میرے پیچھے شور مچائیں گے تو میں پھٹے پرانے کپڑے پہنتا، سر میں خاک ڈالتا اور بستی بستی گھوم کر لوگوں سے کہتا، ''اے لوگو! جہنم کی آگ سے بچو۔'' اور لوگ میری یہ حالت دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرتے۔'' پھر جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو اپنے شاگردوں کو یہ وصیت فرمائی کہ

''میں نے تمہیں جو کچھ سکھایا، اس کا حق ادا کرنا، اور جب میں مر جاؤں تو میری پیشانی پر (بغیر روشنائی کے) یہ لکھوا دینا، ''یہ مالک بن دینار ہے جو اپنے آقا کا بھاگا ہوا غلام ہے۔'' پھر مجھے قبرستان لے جانے کے لئے چارپائی پر مت ڈالنا بلکہ میری گردن میں رسی ڈال کر ہاتھ پاؤں باندھ کر اس طرح لے جانا جیسے کسی بھاگے ہوئے غلام کو باندھ کر منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے اُس کے آقا کے پاس لے جایا جاتا ہے اور قیامت کے دن جب مجھے قبر سے اٹھایا جائے تو تین چیزوں پر غور کرنا، پہلی چیز کہ اس دن میرا چہرہ سیاہ ہوتا ہے یا سفید، دوسری چیز کہ جب اعمال نامے تقسیم کئے جا رہے ہوں تو مجھے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں میں، تیسری چیز یہ کہ جب میں میزانِ عدل کے پاس کھڑا کیا جاؤں تو میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہے یا گناہوں کا؟''

یہ کہہ کر آپ زار و قطار رونے لگے اور کافی دیر آنسو بہانے کے بعد ارشاد فرمایا،

”کاش! میری ماں نے مجھے نہ جنا ہوتا کہ مجھے قیامت کی ہولناکیوں اور ہلاکتوں کی خبر ہی نہ ہوتی اور نہ ہی مجھے ان کا سامنا کرنا پڑتا۔“ پھر جب رات کا وقت ہوا تو آپ کی حالت غیر ہونے لگی، اسی وقت غیب سے آواز آئی کہ ”مالک بن دینار رضی اللہ عنہ قیامت کی ہولناکیوں اور دہشتوں سے امن پا گیا۔“ آپ کے ایک شاگرد نے یہ آواز سنی تو دوڑ کر آپ کے پاس پہنچا، اس نے دیکھا کہ آپ پر نزع کی کیفیت طاری تھی اور آپ انگشتِ شہادت آسمان کی طرف بلند کر کے کلمہ طیبہ کا ورد کر رہے تھے، آپ نے آخری مرتبہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کہا اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔

(حکایات الصالحین، ص ۴۸)

17: دن اور رات

آج ہم کوئی بھی کام کرتے وقت دن کے اجالے یا رات کی تاریکی کی مطلقاً پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن یاد رکھئے! کہ بروزِ قیامت یہ بھی ہماری نیکی یا بدی پر گواہ ہوں گے۔ جیساکہ

حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، ”کوئی دن ایسا نہیں جو دنیا میں آئے اور وہ یہ نداء نہ کرے، ”اے ابنِ آدم! میں تیرے ہاں جدید مخلوق ہوں، آج تُو مجھ میں جو عمل کرے

گا میں کل قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا، تُو مجھ میں نیکی کر تاکہ میں تیرے لئے کل قیامت میں نیکی کی گواہی دوں، میرے چلے جانے کے بعد تو کبھی مجھے نہ دیکھ سکے گا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا، "اور رات بھی یوں ہی اعلان کرتی ہے۔"

(حلیۃ الاولیاء، ج۲، ص۳۴۴، رقم الحدیث ۲۵۰۱)

دعوتِ فکر و عمل:

محترم قارئین کرام! یہ فطری بات ہے کہ کسی مقام پر جب انسان کو یہ محسوس ہو کہ اسے کوئی دوسرا دیکھ رہا ہے ۔۔یا۔۔کسی آلے (Tool) کے ذریعے اس کی حرکات کو نوٹ کیا جارہا ہے ۔۔یا۔۔اس کی آواز ریکارڈ کی جارہی ہے تو وہ بے حد محتاط ہوجاتا ہے، چاہے حقیقتاً ایسا نہ ہو،... مگر یہ بات تو سابقہ دلائل کی روشنی میں پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہماری ہر حرکت کو اللہ تعالٰی دیکھ رہا ہے، فرشتے اس کو ریکارڈ بھی کررہے ہیں، ہمارے اعضاء، دن اور رات اور یہ زمین بھی اس کو نوٹ کررہی ہے،... تو معمولی سی عقل رکھنے والا انسان بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ میدان محشر میں شرمندگی اور جہنم کے دل دہلا دینے والے عذابات سے بچنے کے لئے ہمیں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے؟... لہذا! ہمیں چاہئیے کہ آج ہی اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کس قسم کے اعمال درج کروا رہے ہیں؟... اس امر کی ترغیب قرآن پاک میں بھی دی گئی، چنانچہ سورۃ الحشر میں ارشاد فرمایا،

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ

ترجمہ:اے ایمان والو !اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔"(پ۲۸،الحشر:۱۸)

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے، "یعنی اپنا محاسبہ کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم رب تعالٰی کی بارگاہ میں لے جانے کے لئے کیا جمع کروا رہے ہو، یاد رکھو! اللہ تعالٰی تمہارے تمام اعمال واحوال کو جانتا ہے، تمہارا چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا عمل اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔(ج۸،ص۱۰۶)

اس آیت کے تحت تفسیر درِ منثور میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، "اے لوگو! یاد رکھو کہ تم صبح وشام اس موت کی طرف بڑھ رہے ہو جو تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہے،...اگر تم سے ہو سکے تو جب موت آئے تو تم اس کے لئے تیار بیٹھے ہو لیکن یہ تم سے توفیقِ خداوندی کے بغیر نہ ہو سکے گا،...ایک قوم نے دوسروں کی موت کو یاد رکھا لیکن اپنی موت کو بھول گئے، چنانچہ اللہ تعالی نے تمہیں ان جیسا بننے سے منع فرمایا ہے، اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا،

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ(۱۹)

ترجمہ:اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی

جائیں یاد نہ رہیں وہی فاسق ہیں۔(الحشر:۱۹)

وہ لوگ آج کہاں ہیں جنہیں تم اپنا بھائی کہتے تھے ؟... وہ اس تک پہنچ گئے جو انہوں نے آگے بھیجا تھا،... کہاں ہیں وہ جابر حکمران جنہوں نے قلعے اور اس کے ارد گرد مضبوط فصیلیں تعمیر کروائیں ؟... آج وہ پتھریلی زمین اور ٹیلوں میں دفن ہو چکے ہیں ... یہ اللہ کی کتاب ہے جس کے عجائب فناء نہیں ہوتے اور اس کا نور ماند نہیں پڑتا،... تم اس کے نور سے اپنا آج آنے والے تاریک کل کے لئے روشن کرو،... اللہ تعالی کی کتاب اور اس کے احکامات سے نصیحت حاصل کرو کہ اللہ تعالی نے ایسی قوم کی تعریف فرمائی ہے،

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا-وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ(۹۰)

ترجمہ: بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

(الانبیاء:۹۰)...(ج۔۸،ص ۱۱۴)

اسی بات کی ترغیب ہمارے مکّی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اکابرینِ امت نے بھی دلائی، چنانچہ...

اچھا ہے تو اسے کرلو:

رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، ''اِذَا ھَمَمْتَ اَمْرًا فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَہٗ فَاِنْ کَانَ رُشْدًا فَاَمْضِہٖ وَاِنْ کَانَ غَیًّا فَانْتَہِ عَنْہُ۔ جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے انجام کے بارے میں غور کرو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر لو اور اگر اس کا غلط نتیجہ دکھائی دے تو اس سے بچو۔(کنزالعمال، ج۳، ص۱۰۱، رقم الحدیث ۵۶۷۶)

یومِ حساب سے پہلے حساب:

امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، ''حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَزِنُوْا اَنْفُسَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا ، فَاِنَّہٗ اَھْوَنُ عَلَیْکُمْ فِی الْحِسَابِ غَدًا اَنْ تُحَاسِبُوْا اَنْفُسَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَتَزَیَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْاَکْبَرِ یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَاتَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ۔ ترجمہ: اے لوگو! اپنے اعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے، کیونکہ آج کے دن اپنا محاسبہ کر لینا قیامت کے دن حساب دینے سے آسان ہے اور اپنے آپ کو قیامت کے اس دن کے لئے تیار کرو جس دن تمہاری کوئی خطاء تم سے پوشیدہ نہ رہے گی۔'' (ذم الھویٰ، ص۳۹)

ایک اہم نصیحت:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ، ''حَاسِبْ نَفْسَکَ فِی الرَّخَاءِ قَبْلَ حِسَابِ الشِّدَّۃِ یعنی شدت کے وقت میں حساب سے پہلے، راحت کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔''

(احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ج۵، ص ۱۲۸)

جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ، ”اے لوگو! بے شک تم شب وروز کی گردش میں ہو، تمہارے ایام زندگی کم ہوتے چلے جارہے ہیں، تمہارے اعمال کو جمع کیا جارہا ہے اور موت اچانک آجائے گی، تو جو تم میں سے نیکیوں کی فصل اگائے گا وہ خوشی خوشی اسے کاٹے گا، اور جو بدی کا بیج بوئے گا وہ اسے ندامت سے کاٹے گا اور ہر کاشت کار کو وہی ملتا ہے جو وہ بوتا ہے۔“

(ذم الھویٰ، الباب الخمسون، ص ۴۹۸)

غور کر کہ تو اپنے اعمال نامے میں کیا درج کروا رہا ہے؟:

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (۱۰)

(ترجمہ: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں (گے)۔ (پ۳۰، التکویر: ۱۰)“کی تفسیر میں فرماتے ہیں، ”اے ابنِ آدم! تُو اپنے نامۂ اعمال کو بھر رہا ہے پھر اسے لپیٹ دیا جائے گا اور قیامت کے دن تیرے سامنے کھول دیا جائے گا، لہذا غور کر کہ تو اپنے اعمال نامے میں کیا درج کروا رہا ہے۔“ (التفسیر الکبیر، الجزء الرابع، ص ۶۱۴)

تاجروں جیسا حساب:

حضرت سیدنا مکحول شامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، ”انسان جب بستر پر آرام

کرنے لگے تو اپنا محاسبہ کرے کہ آج اس نے کیا اعمال کئے ؟ پھر اگر اس نے اچھے اعمال کئے ہوں تو اللہ تعالی کا شکر کرے اور اگر اس سے گناہ سرزد ہوئے ہوں تو توبہ واستغفار کرے۔کیونکہ اگر یہ ایسا نہ کرے گا تو اس تاجر کی طرح ہو گا جو خرچ کرتا جائے لیکن حساب کتاب نہ رکھے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ کنگال ہوجائے گا۔"

(تنبیہ الغافلین۔باب التفکر،ص ۳۰۹)

دانائی بڑھانے والی چار چیزیں:

ایک بزرگ کا قول ہے،"دانائی میں اضافہ چار اشیاء کے سبب ہوتا ہے،(۱) دنیا کی مصروفیات سے بدن کا فارغ ہونا ، (۲) دنیا کے کھانوں سے پیٹ کا خالی ہونا ، (۳) دنیاوی سامان سے ہاتھ کا خالی ہونا،(۴) اپنی عاقبت کے بارے میں سوچنا کہ نہ جانے کیسی ہوگی ؟ کیا خبر اس کے اعمال قبول کئے گئے یا نہیں ؟ کیونکہ اللہ تعَالٰی تو پاکیزہ اور ستھرے اعمال ہی قبول فرماتا ہے۔"(تنبیہ الغافلین۔باب التفکر،ص ۳۰۹)

مومن مثلِ اسیر:

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ،"بے شک مؤمن دنیا میں قیدی کی طرح ہے جو اپنی گردن (دوزخ سے) آزاد کروانے کی کوشش میں ہے ، وہ اس وقت تک بے خطر نہیں ہوسکتا جب تک بارگاہِ الٰہی تعالی میں حاضر نہ ہوجائے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس سے اس کی سماعت ، بصارت ، زبان اور اعضائے جسمانی کے بارے میں

سوال ہو گا۔" (ذم الھویٰ، الباب الثالث، ص ۴۱)

علماء کو نصیحت:

حضرت سیدنا حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے علماء کے گروہ کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، "اگر گزرے ہوئے دن پر اظہارِ افسوس اور آج کے دن کو غنیمت جانتے ہوئے آنے والے کل سے خوف زدہ ہو تو بہتر ہے ورنہ یاد رکھو کہ جہنم تمہارے لئے تیار ہے۔" (تذکرۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۲۲۵)

کیا تو پلِ صراط پار کر چکا ہے؟

حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ عنہ ایک جوان کے پاس سے گزرے جو لوگوں کے درمیان بیٹھا ہنسنے میں مشغول تھا۔ آپ نے اسے دعوتِ محاسبہ دیتے ہوئے پوچھا، "اے نوجوان! کیا تو پلِ صراط پار کر چکا ہے؟" اس نے عرض کی، "نہیں۔" فرمایا، "کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم جنت میں جاؤ گے یا جہنم میں؟" اس نے کہا، "جی نہیں۔" تو آپ نے پوچھا، "پھر یہ ہنسی کیسی ہے؟" اس کے بعد اس نوجوان کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۲۷)

حضرت سَیِّدُنا یزید رقاشی رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

حضرت سَیِّدُنا یزید رقاشی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی کہ مجھے کچھ نصیحت

فرمائیں۔آپ نے فرمایا، ”یاامیر المؤمنین !یاد رکھئے کہ آپ پہلے خلیفہ نہیں ہیں جو مر جائیں گے ۔(یعنی آپ سے پہلے گزرنے والے خلفاء کو موت نے آلیا۔)“ یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کرنے لگے، ”کچھ اور بھی فرمائیے۔“ تو آپ نے کہا، ”اے امیر المؤمنین ! حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ تک آپ کے سارے آباؤ اجداد فوت ہوچکے ہیں۔“ یہ سن کر آپ مزید رونے لگے اور عرض کی، ”مزید کچھ بتائیے۔“ آپ نے فرمایا، ”آپ کے اور جنت و دوزخ کے درمیان کوئی منزل نہیں ہے۔(یعنی دوزخ میں ڈالا جائے گا یا جنت میں داخل کیا جائے گا۔) یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بے ہوش ہوکر گر پڑے۔

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۲۹)

انسان کی حقیقت:

حضرت سیدنا ابراہیم بن بشار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ابویوسف فسولی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شام جارہا تھا کہ راستے میں ایک شخص اچھل کر ان کے سامنے آیا اور سلام کرنے کے بعد عرض کرنے لگا، ”اے ابویوسف ! مجھے کچھ نصیحت فرمائیے جسے میں یاد رکھ سکوں۔“ یہ سن کر آپ رو پڑے اور فرمایا، ”اے بھائی ! بے شک شب و روز کا آنا جانا تیرے بدن کے گھلنے، تیری عمر کے ختم ہونے اور تیری موت کے آنے میں تیزی پیدا کرتا ہے ۔اس لئے میرے بھائی تمہیں چاہئیے کہ تم ہرگز

مطمئن نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے ؟(جنت میں یا جہنم میں ؟) تمہارا انجام کیا ہوگا ؟(کامیابی یا ناکامی ؟) تمہارا رب تعالی تم سے تمہاری معصیت و غفلت کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فضل ورحمت کے سبب تم سے راضی ہے ؟ اے ضعیف انسان !(یادرکھ) تُو گزرے ہوئے ایام میں ایک ناپاک قطرہ تھا اور آنے والے وقت میں سڑے ہوئے مردار کی طرح ہوگا۔ اگر تجھے یہ نصیحت کافی نہیں تو عنقریب وہ وقت آئے گا جب تُو قبر میں جائے گا ، پھر تجھے یہ سب باتیں معلوم ہو جائیں گی ،اس وقت تُو اپنے کئے پر شرمندہ ہوگا لیکن ندامت کام نہ آئے گی۔''

یہ کہہ کر آپ رونے لگے اور وہ شخص آپ کو روتا دیکھ کر رونے لگا۔ ان دونوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔

(ذم الھوٰی، الباب الخمسون، ص۵۰۰)

چوبیس گھنٹوں میں چار ہزار تین سو بیس مرتبہ سانس:

علامہ عثمان بن حسن علیہ الرحمۃ درۃ الناصحین میں نقل کرتے ہیں کہ، ''دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔ ہر انسان ایک گھنٹے میں ایک سو اسّی مرتبہ سانس لیتا ہے۔ اس طرح وہ چوبیس گھنٹوں میں چار ہزار تین سو بیس مرتبہ سانس لیتا ہے۔ ہر انسان سے سانس اندر کھینچتے ہوئے اور باہر نکالنے کے دوران دو سوال ہوتے ہیں کہ تم نے سانس خارج کرتے وقت کون سا عمل کیا اور سانس لیتے وقت کون سا عمل کیا؟

(المجلس السبعون، ص۳۱۸)

اصل سرمایہ تیرا دل اور وقت:

حضرت سیدنا محمد بن حاتم ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، "تیرا اصل سرمایہ تیرا دل اور وقت ہے، لیکن تیرے دل کو گندے خیالات نے پھانس لیا اور اپنے وقت کو تم خود بے کار کاموں میں مصروف ہو کر ضائع کر رہے ہو، وہ شخص نفع کس طرح کما سکتا ہے جس کا اصل سرمایہ ہی خسارے میں ہو؟" (ذم الھویٰ، الباب الخمسون، ص۵۰۰)

ہم گھیرے ہوئے ہیں:

حضرت سیدنا امام اوزاعی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو خط میں لکھا کہ، "یاد رکھو! تمہیں ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہے (یعنی تم احکامِ شرعی کے پابند ہو)، اور تمہیں دن رات (موت کی منزل کی طرف) ہانکا جا رہا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کی بارگاہ میں حاضری سے ڈرتے رہو اور دمِ واپسی تک اس پر قائم رہو۔ والسلام"

(ذم الھویٰ، الباب الخمسون، ص۴۹۹)

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
786/92	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفرنامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل ومناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	ازقلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	ازقلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	ازقلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	ازقلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	ازقلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	ازقلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	ازقلم (مفتی) غلام سبحانی نازؔش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	ازقلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	ازقلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	ازقلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	ازقلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	ازقلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں	ازقلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	ازقلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	ازقلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	ازقلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابوالفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	از قلم خالد تسنیم المدنی

AMO

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

enikah

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

BOOKS

PS graphics

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

ISBN (N/A)

AMO ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION